ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
بآبیاری نخلبندِ چمنِ کائنات چشمۂ فاضات یعنی مصداقِ ہٰذا عذبٌ فرات
آب حیات
باہتمامِ عاجز محمد عبدالرحمن خان بن محمد روشن خان فاضل اللہ مرقدہ بماءِ الرحمۃ والغفران
مطبع نظامی واقع کانپور محلہ [illegible] [illegible]ھ مطبوع گردید

# فہرست مسائل رسالہ آب حیات

فقط

ماشاء الله لا قوة الا بالله
دریں اوقات خیر و برکات غرقابان بحر دل مردگی را سفینہ نجات یعنی رسالہ
باہتمام حاجی محمد عبدالرحمن صاحب بن حاجی محمد روشن خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاہ اللہ اور رسول کی ہمکو کافی اور وافی ❊ اور فیض آل اور اصحاب کا واسطے ہمارے شافی او معافی ❊ **امابعد** غواصان بحار معقول و منقول اور مغترفان انہار فروع واصول پر مکنون صدف اختفا نرہے کہ یہ تشنۂ چشمۂ فضل ولیاقت مستقی آب علم وفضیلت سراپا قصور ہمہ تن فتور **عبد الغفور** متوطن قصبہ **بلندہ** پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادامہ اللہ بالسرور والحبور ابن مقبول بارگاہ خلاق جناب منشی وحاجی محمد عبد الرزاق آدامہ اللہ الی بقاء الآفاق مدار المہام عدالۃ عالیہ راج بھرتپور سنین متعددہ خدمت ہمہ برکت نہر فائق فنون عقلیہ بحر رائق علوم نقلیہ و المفاخر و المناقب جناب مولانا واستاذنا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بوصل اصل متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ مدظلہ وعم فیضہ مین بنابر استحصال جوہر کمال غواصی کرتا رہا ایزد ذو الجلال نے اپنے افضال سے بحصول گوہر مولیٰ بجہار کتب درسیۂ عربیہ وفارسیہ سے ساحل فراغ پر پہونچایا و ازانجا کہ علم مولانای ممدوح کا

بحارِ رحمت مُنبدءِ فیاض سے ایک بحرِ مواج ہی جو امواجِ مطالبِ علوم معقولہ و منقولہ
کہ اوس دریای زخار سے اس قطرۂ حقیر کے کوزۂ ضمیر مین جوش زن ہوکر آتے تھے
بباعث کم ظرفی کوزۂ مذکور کے زور مار کر نکل جاتے تھے لہذا مناسب جانا کہ اس
سلسلۃ الماء کو زنجیر تحریر مین مُسلسل کر کے مثل مقیدان چاہِ بابل کے چاہِ دل مین
بحسب ترتیب مقدمتین مع رعایتِ شرائطِ انتاج اوس طریق پر نظر بند کرنا چاہیے
کہ دور و تسلسل سے محفوظ رہکر امواج بدیہیہ اوسکے نتائج نظریۂ دُررِ غُرر کو ظہور مین لاوین
اور ہر فرد اوسکا دُرِ مختار صغار و کبار ہو بنابرین ابتدا سے بالطاف ایزدی کتب صرف
و نحو و منطق و فقہ بلکہ کتب فارسیہ پر بھی حواشی کاشفہ لکھتا چلا آیا ہون اور تصنیف
کتاب انشا کہ مسمی بہ منشور مشہور ہی علاوہ بران منجملہ کتب اخرہ کے رسائل ملا طغرا پر
حاشیہ بزبان فارسی شامل اور پر تنقیح نکات و معلقات فارسی کے قلم عجز رقم سے
تحریر کیا اور منطق مین شرح شمسیہ پر اور فقہ مین شرح وقایہ پر حاشیہ بزبان عربی مشتمل اوپر
تحقیق دقایق صرفی و نحوی و معقولی و منقولی کے مع ایراد جزئیات نافعہ ہنگام تحصیل
علوم و حکم حوالۂ قلم کیا تھا اس اثنا مین فرمایش مایۂ آسایشِ خالِ اکرم جناب منشی محمد
عبد الرحمن عالی ہمت فیاض زمان تعلقہ دار این اطراف جامع خجستہ اوصاف
کشان کشان اس وادی مین لائی اور ارشاد فیض بنیاد حضرت عم اعظم و افخم جناب
منشی محمد بدر الدین احمد ادامہ اللہ الصمد نے بھی بانگشت اشارت شمع ہدایت
اس راہ مین دکھلائی کہ بحر عرب مذکور یعنی حاشیۂ عربیہ شرح وقایہ سے فصول متعدد

چاہ اور طلاق اور حظر اور اباحت وغیرہ کو جن سے اکثر کام پڑتا ہے اور اکثر اشخاص
خصوصاً اہل دیہات کو بوجہ نہونے کسی فاضل اور لاعلمی مسائل کے ان مسائل
کے مکشوف ہوجانے کی زیادہ خواہش ہے زبان اُردو مین صاف صاف بغیر ایراد
مباحث علمی کے عام فہم کردے اور اوس بحر کثیر الامواج سے جسکی شناوری مین افہام
عوام قاصر ہین چشمہای خوشگوار جاری کرکے جام خاص و عام کا بھردے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ بعون اللہ سبحانہ زمانۂ قلیل مین امر آمرین موصوفین کا بسر و چشم
بجا لا کر منجملۂ رسائل مامور لکہا کے یہ رسالہ بہ بیان متوسط شامل او پر مسائل کثیر الوقوع
اور ترک نادر الوقوع کے بلا طول مُمل اور اختصار مُخل بمصداق خَیرُ الاُمُورِ
اَوسَطُہَا کے بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۶ھ ایکہزار و دو صد و نود و شش ہجری
ایک جلسۂ خفیفہ مین تالیف کیا اور نام اسکا آب حیات رکہا اور از انجا کہ مسائل
حوض و تالاب وغیرہ کے حاشیۂ عربیہ مین بہ تفصیل تمام لکھ چکا تھا اور نیز چندان ضرورت
دیہات مین اونکے ساتھ متعلق نجانکر اس مقام پر تمام کا اعادہ نکیا الا ماشاء اللہ اور
اس رسالے مین ہم نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ جہانتک ممکن ہو وہ روایت
لکھی جاوے کہ باوجود مُفتیٰ بہ ہونے کے بندگان خدائے رحیم کو صورت قہر کی
ندکھاوے روایت ضعیفہ ایسی بھی نہو کہ جسپر عمل کرنے سے جسم اور جامہ پلید ہو
اور مسائلہ قویہ ایسا شدید بھی نہو کہ تنگی آب سے ہر شخص کے واسطے نمونہ ظلم پیدا ہو
اور جب ایسی روایت متوسطہ ہاتھ آگئی ہے تو طرفین کے ذکر کو ایکطرف کیا ہے چونکہ

تفہیم مسائل پر نظر رکھی ہی لہذا بعض مقام پر لفظ اور مضمون مکرر ہوگیا ہی عبارت آرائی
ایسے مقام پر بے سود جانی + توضیح مسائل سے عقبیٰ کی بہبود جانی اللہ تعالےٰ
اس رسالے کو میری زبان و دل سے خالصًا لوجہ اللہ الکریم گردان کے مقبول فرماوے
اور اہل دیہات بلکہ تمام مخلوقات کو اس سے فیض پوہنچاوے آمین یارب العالمین شعر

| الٰہی چشمۂ علمِ لدنی ساز جانم را | دہانِ منفذِ نہرِ ہنر گردان زبانم را |
|---|---|

# مقدمہ

ای عزیز اس بات کا خیال رکھہ کہ اس رسالے مین جہان کہین وقوع نجاست کے باعث سے چاہ کو طاہر کرنیکا حکم دیا ہی تو اوس چاہ سے وہ چاہ مقصود ہی کہ دہ در دہ سے کم ہو کیونکہ جب وہ دہ در دہ ہوگا تو وقوع نجاست سے نجس نہوگا تاوقتیکہ اوسکے پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق نہ آوے اور جب فرق آجاویگا تو وہ بھی نجس ہوجاویگا اور یہی حکم حوض اور تالاب کے واسطے بھی ہی یعنی حوض اور تالاب مین جب پانی دہ در دہ ہوگا تو نجاست کے واقع ہونے سے نجس نہوگا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر نہ آوے اور ہر وقت آجانے تغیر کے ناپاک ہوجاویگا ہرچند کہ اس رسالے مین فقط مسائل چاہ کے لکھنا ہمارا مقصود ہی مگر چونکہ اس مقام پر ذکر حوض و تالاب کا زبان قلم پر آگیا لہذا کچھ تھوڑا سا اوسکا حال بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی کیبرادرانِ دینی کے ایک قاعدہ ایسا ہاتھ آجاوے کہ اوس سے اکثر مقام پر پہچان لین کہ آب حوض و تالاب کا

یہ پاک ہی اور یہ نجس ہی سو معلوم کرنا چاہیے کہ دو حال سے خالی نہین کہ پانی جاری
اور روان ہی یا بستہ اور بندھا ہوا ہی پس اگر پانی جاری ہی اور اوسکی پہچان
یہ ہی کہ گھانس اور تنکے کو بہالیجاوے گو بہالیجانا اوسکا ساتھ آہستگی اور ضعف کے ہو
اور اگرچہ نہر جاری کسی مقام پر بند کیجاوے اور بقیہ پانی کا بلا مدد ہو کر سستی
سے بہے تاہم اوسکا حکم جاری کا ہی اور ایسا ہی جو پاک پانی پرنالے یا راہ سے
بہے وہ بھی آب جاری مین داخل ہی اور حال پانی جاری کا یہ ہی کہ اوسمین کتنی ہی
ناپاکی پڑے خواہ وہ نجاست مرئی ہو یعنی دکھائی دیتی ہو مثل جانور نجس کے
خواہ وہ زندہ درمیان مین بیٹھا ہو خواہ اوسکا لاشہ مردار پڑا ہو اور خواہ نجاست
غیر مرئی ہو یعنی دکھائی نہ دیتی ہو مثل پیشاب کے کہ کسی شخص نے اوسمین کیا ہو کسی
صورت سے پانی جاری ناپاک و نجس نہین ہوتا پس اگر نجاسات مذکورہ پانی
جاری مین واقع ہین تو اوسکے جانب نشیب مین بھی یعنی جدھر بہکر آتا ہی اوس طرف
بھی وضو کرنا جائز ہی جب تک کہ جانب نشیب مین نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا
مزہ ظاہر نہو اسی پر فتوی ہی اور وہ جو بعض کتابون مین لکھا ہی کہ نشیب مین وضو
نکرے بلکہ اوپر کی جانب مین وضو کرے جدھر پانی نجاست کا نہین جاتا یا یہ کہ
نشیب مین اوسوقت وضو جائز ہی کہ جو پانی نجاست سے متصل ہو کر آتا ہی کم ہی
اور جو متصل ہو کر نہین آتا ہی وہ زیادہ ہی سو یہ اقوال احتیاط کے ہین اور
احتیاط کی افضلیت مین کیا شک ہی اور جب نجاست کا اثر ظاہر ہو جاویگا تو جس

مقام پر ظاہر ہوا ہی اوس مقام سے وضو کرنا جائز نہین ہی گو بحر محیط کیون نہو اور
اگر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے پانی آتا ہی اور دوسری جانب سے نکل جاتا ہی
جیسا کہ چاہ کے کنارے اکثر مقام پر چھوٹا حوض بنا ہوتا ہی تو اگر چاہ سے پانی بذریعہ
پُر وغیرہ کے کھینچکر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے بہایا جاتا ہی اور دوسری
جانب سے نکلکر باغ یا کشت زار وغیرہ مین جاتا ہی جیسا کہ متعارف ہی تو اوس حوض کے
ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہی اگر پے درپے پانی آتا ہی اور جاتا ہی اور اگر پانی کی آمد ورفت
مین تاخیر ہوتی ہی کہ وقفہ کرکے پانی باہر جاتا ہی تو ضرور ہی کہ جس جگہ پر غسالہ یعنی پانی
مستعمل گرتا ہی اوس جگہ سے دوسری بار پانی نلین یا یہ کہ تھوڑا سا ٹھہر جاوین
کہ وہ پانی مستعمل بہ جاوے بعد ازان اوس مقام سے پانی لینا مضایقہ نہین -
اور اگر پانی بستہ اور بندھا ہوا ہی تو وہ بھی دو حال سے خالی نہین یا
دہ در دہ ہی یا دہ در دہ سے کم ہی اور دہ در دہ عبارت ہی اوس پانی سے کہ جسکا
دس گز کا طول اور دس گز کا عرض ہو اور عمق یعنی گہرائی فقط اسی قدر کافی ہی
کہ جب دونون ہاتھ ملا کر پانی اوس سے لیا جاوے تو زمین اوسکی ظاہر نہو
پس جب بستہ اور بندھا ہوا پانی اسقدر رہو جو مذکور ہوا یعنی دس گز کا لنبا اور
دس گز کا چوڑا کہ اگر حوض یا چشمہ مربع یعنی چوکور ہو اس قطع کا □ تو ہر چہار طرف
کے ناپنے سے چالیس گز کا ہو جاوے اور اگر حوض یا چشمہ مدور یعنی گول ہو
اس صورت کا ◯ تو اطراف کے ناپنے سے چھتیس گز کا ہو جاوے اور اگر حوض

مثلث یعنی تین کونے کا ہو اس نقشے کا △ تو ہر طرف کے ناپنے سے سوا پندرہ
گز کا ہو جاوے اور اگر حوض کا عرض دس گز سے کم ہو مگر طول اوسکا اتنا زیادہ ہو
کہ سب طول اور عرض ملا کے چالیس گز کا ہو جاوے اور گہرائی ہر صورت مین
اس سے کم نہو کہ اگر دو ہاتھ ملا کر پانی اوٹھایا جاوے تو زمین اوسکی کھل جاوے
پس ان سب صورتون کو حوض دہ در دہ کہینگے اور زیادہ گہرائی کا اعتبار نہین ہے
یہانتک کہ اگر طول اور عرض پانی کا چالیس گز سے کم ہو مگر عمق یعنی گہرائی اوسکی
چالیس گز یا زیادہ کی ہو تو وہ دہ در دہ نہین ہے بلکہ یہ پانی تھوڑی ناپاکی سے
بھی ناپاک ہو جاویگا اور دہ در دہ کی ناپ کے واسطے کپڑے کا گز معتبر ہے جو سات
مٹھی کا ہو اور کسی مٹھی کے ساتھ ابہام یعنی انگشت نر جسکو ہندی مین انگوٹھا
کہتے ہین قائم اور کھڑا نہو اور بعضون کے نزدیک گز مساحت یعنی پیمایش کا معتبر ہے
جو سات مٹھی کا ہو اور ہر مٹھی کے ساتھ انگشت نر قائم ہو اور ایک قول مین اوس
گز کا اعتبار ہے جو چوبیس اونگلی کا ہو موافق شمار حرفون لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ کے مگر اکثر کتابون مین اول کو ذکر کیا ہے واللہ اعلم پس عزیز میرے جب معلوم
کر چکا تو کہ دہ در دہ اسکو کہتے ہین سو اب اس بات کو جان تو جب پانی پاک جمع
ہو کر اس مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا حکم بھی پانی جاری کے مثل ہے کہ کتنی ہی ناپاکی
اوسمین پڑے یا کوئی جانور مر جاوے تاوقتیکہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ یعنی
رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر نہ ظاہر ہوگا نجس نہوگا ہر جانب سے

در مختار ... دہ در دہ ... چالیس ... اور زیادہ ... فتاوی ... جاری ...

استعمال اوسکا جائز ہی اور جب اوسکے رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر ظاہر
ہوگیا تو اگر سب پانی مین اثر نجاست کا ظاہر ہوا تو سب پانی نجس ہوا کسی مقام پر
وضو کرنا جائز نہین اور اگر سب پانی مین اثر نجاست کا نہین ہی بلکہ بعض مقام پر ہی
اور بعض پر نہین تو جس مقام پر اثر نجاست کا ہی اوس مقام کا پانی نجس ہی وہان
وضو نکرنا چاہیے اور جس مقام پر اثر نجاست کا نہین ہی اوس مقام کا پانی طاہر ہی
وضو کرنا مضایقہ نہین اور اگر نجاست مرئیہ یعنی جو دکھائی دیتی ہی آب دہ دردہ مین
واقع ہی مگر اثر اوسکا پانی مین ظاہر نہین تو ہر چند کہ نزدیک فتوے کے وضو کرنا اوس
مقام سے بھی جائز ہی جس مقام پر نجاست واقع ہوئی مگر بہتر یہ ہی کہ نجاست کی جانب
وضو نکیا جاوے اور نجاست غیر مرئیہ جو دکھائی نہین دیتی ہی مثل پیشاب وغیرہ کے
اوسکے آب دہ دردہ مین واقع ہونے سے تو ظاہر ہی کہ جب اثر نجاست کا معلوم نہو
تو ہر جانب سے وضو کرنا جائز ہی اور ایسا ہی اوس مقام سے بھی وضو کرنا جائز ہی
جہان اسکا غسالہ یعنی پانی مستعمل گرتا ہی اور اگر رنگ یا بو یا مزا پانی جاری کا یا آب بستہ
کا جو دہ دردہ ہی متغیر ہوگیا اور بدل گیا کسی شی طاہر اور پاک کے واقع ہونے اور
ملجانے کی وجہ سے مثل مٹی اور صابون اور زعفران اور اشنان کے کہ ایک گھانس
خوشبودار کا نام ہی تو اوس پانی سے بے تردد وضو اور غسل کرنا جائز ہی مگر تین شرطون
کے ساتھ اول شرط یہ ہی کہ اوسکی رقت یعنی پتلاپن اور سیلان یعنی بہنا زائل نہو
ہو دوسری یہ کہ اوسکا نام بدل نگیا ہو یعنی اون اشیاے طاہرہ کا رنگ یا بو یا مزہ

اسقدر زیادہ نہ آگیا ہو کہ کوئی اوسکو آب مطلق یعنی تنہا پانی کے لفظ سے اسطرحپر کہ
یہ پانی ہی یا یہ پانی صاف ہی نبولے بلکہ بمقید کر کے یون کہا جاوے کہ یہ زعفران کا
پانی ہی یا یہ زعفران کا پانی صاف ہی تیسری یہ کہ قطع نظر تبدل اسم کے نفس مسمّے
یعنی پانی مین رنگ زعفران وغیرہ کا اس مرتبے کو نہ آگیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو غرضکہ جب تک کہ پانی کا پتلاپن زائل نہوا اور نام اوسکا نہ بدلے جیسا کہ قبل
ملنے اشیاے طاہرہ کے پانی بغیر ملانے لفظ دوسرے کے اوسکو کہتے تھے ویسا ہی
بعد ملنے کے بھی کہلایا جاوے اور اتنا رنگ اوسکا بدل نہ گیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو تو اوس پانی جاری اور دہ دردہ بلکہ آب قلیل سے بھی جسکی حد آگے ہم
بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ وقت پائے جانے شرائط ثلاثہ مذکورہ کے وضو
اور غسل کرنا بے تامل جائز اور درست ہی اور اگر رنگ یا بو یا مزہ پانی کا شئی طاہر کے
ملنے سے تو بدلا ہی مگر یہ کہ وہ شئی طاہر مثل مٹی اور صابون اور شکر اور زعفران اور
گل سرخ وغیرہ کے اس قدر کثرت سے پانی کے ساتھہ مخلوط ہو گئی ہی اور مل گئی ہی
کہ پانی کا پتلاپن جاتا رہا اور غلیظ اور گاڑھا ہو گیا یا آنکہ پانی کا نام جاتا رہا اور نام
اوسکا شربت یا گلاب یا زعفران کا پانی ہو گیا یا یہ کہ پانی کا رنگ ایسا بدل گیا کہ کپڑے
کا رنگنا اوس سے ممکن ہی تو ان صورتون مین البتہ وضو کرنا جائز نہین ہی اوس
مقام سے جہان ان تینون باتون مین سے کوئی بات پائی جاتی ہو خواہ وہ پانی
جاری ہو خواہ وہ دردہ ہو خواہ قلیل ہو اور خلط پانی مین اوراق اور اثمار اشجار یعنی پتے

(حاشیہ: [illegible] بدل جاوے)

اور پھل درختون کے اس کثرت سے واقع ہوئے کہ بو یا مزہ یا رنگ پتون کا پانی مین اس
مرتبے کو آگیا کہ جب ہاتھہ مین اوٹھایا جاوے تو رنگ پتون کا اوسمین ظاہر ہو تو ایسے
پانی سے وضو کرنے کو بعض علمانے منع کیا ہی اور اکثر نے جائز رکھا ہی منع کرنے والے
کہتے ہین کہ یہ پانی مغلوب ہو گیا ہی دوسری چیز سے اور مطلق نہ رہا مقید ہو گیا ہی اس
واسطے کہ آب پتون کا پانی اوسکو کہینگے جیساکہ ترکاری اور سبزی کا پانی جو ترکاری
اور سبزی نے زمین کی رطوبت سے چوس لیا تھا کہ وہ اب مغلوب ہو گیا ہی ترکاری
اور سبزی کے اجزا سے اور نام اوس پانی کا مقید ہو گیا ہی اسواسطے کہ آب اوسکو
عرق اور ترکاری کا پانی کہتے ہین لہذا اس سے وضو جائز نہین تو اوس پتون کے
پانی سے بھی وضو جائز نہوگا اور جو علما کہ اس پانی سے وضو کرنا جائز رکھتے ہین
وہ یہ کہتے ہین کہ اس پانی کو پانی ہی کہتے ہین پتون کا پانی نہین کہتے اور رقت
اور سیلان یعنی پتلاپن اور بہنا اسکا زائل نہین ہوا ہی اور اس پانی سے رنگنا
بھی کسی چیز کا ممکن نہین لہذا اسکو مغلوب اور مقید نہ کہینگے پس قیاس کرنا اسکا
ترکاری اور سبزی کے عرق پر قیاس مع الفارق ہی کہ اوسکو عرق کہتے ہین اور
رقت اور سیلان اوسکا زائل ہی اور رنگنا کپڑے کا اوس سے ممکن ہی اسیواسطے
اُستادان علم اوس پانی سے جسمین پتون کا رنگ ہوتا تھا وضو کرتے تھے اور
کوئی کسیکو منع نکرتا تھا پس معلوم ہوا کہ اس پانی سے وضو کرنا نزدیک اکثر کے جائز ہی
اور جس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ایک مقام پر بہت روز ٹھہرنے کے باعث سے

تو اوس پانی سے وضو اور غسل کرنا بالاتفاق جائز ہی بلکہ جبتک ہو اس امر مین کہ
اس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہی دیر تک ٹھہرنے کے باعث سے یا کسی نجاست
کے سبب سے تو بھی اوس پانی سے وضو کرنا جائز ہی کیونکہ اصل اشیا مین طہارت ہی تو
اصل ہی کا اعتبار کرنا چاہیے لوگون سے دریافت کرنا اس امر کا کہ اس پانی کے
اوصاف کا تغیر دیر تک ٹھہرنے کی وجہ سے ہی یا نجاست کے سبب سے ہی ضرور نہین
اور اسکے یہ معنی نہین ہین کہ کسی سے پوچھنا منع ہی بلکہ اگر کوئی شخص وہان موجود ہو
اور پانی کی طہارت مین شک ہو تو دریافت کر لینا افضل ہی اور اگر یقین ہی اس بات
کا کہ اس پانی کے رنگ یا بو یا مزے کا بدلنا نجاست کے باعث سے ہی تو ظاہر ہی کہ اوس سے
وضو کرنا جائز نہین ہی اور اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ جب ناپاک اور طاہر پانی جمع ہو کر
دہ در دہ ہو جاوے سو وہ وقوع نجاست سے جبتک کہ نجاست کا اثر نہ آویگا نجس نہوگا
اس سے معلوم ہوگیا کہ ناپاک اور نجس پانی اگر جمع ہو کر دہ در دہ نہین ہزار در ہزار بھی
ہو جاوے سو وہ جمع ہونے سے کیا بلکہ جاری ہونے سے بھی پاک نہین ہوتا اس
طریق پر کہ ایک مقام مین ناپاک پانی جمع ہو کر دہ در دہ یا زیادہ ہوگیا تھا اگر کوئی
نالی کھود کر اوسکو جاری بھی کرے تو بھی طاہر نہوگا جیسا کہ اندر یا کنارے شہر اور
دیہات کے سُنّد یعنی گڑھیا مین پانی بدبودار نجس پاخانے اور پیشاب خانے اور غسل خانے
اور چہبچے وغیرہ کا جمع ہو کر دہ در دہ اور زیادہ ہو جاتا ہی سو وہ زیادہ ہونے یا
جاری ہونے سے پاک نہین ہوتا بلکہ شہر اور بستی کے اندر اور کنارے کی گڑھیا

ف ناپاک پانی جمع ہوکر دہ در دہ یا زیادہ بھی ہوجاوے تو وہ جمع ہونے یا جاری ہونے سے پاک نہین ہوتا۔

اوس تالاب اور گڑھیا کا بیان جو بستی کے اندر یا کنارے ہو۔

اور تالاب کے اطراف مین چونکہ اکثر نجاسات مثل گوبر سے بول و براز اور پارچہاے حیض و نفاس کے واقع رہتی ہین کہ جو پانی اوس گڑہیا اور تالاب کے اندر آتا ہو سو وہ نجاسات سے ملکر آتا ہو پاک راہ سے نہین آتا تو اس صورت مین اگر پاک پانی بھی ایسے تالاب اور گڑھے مین آکر بھر جاویگا اور دہ دردہ یا زیادہ ہوجاوے گا تو وہ بھی نجس ہوجائیگا ہان اگر وہ پاک پانی اکثر پاک طرف سے آکر پہلے پانی کو تھوڑا سا بھی بہا لیجاے تو البتہ پاک ہوجاویگا بشرطیکہ رنگ یا بو یا مزا نجاست کا اوسمین باقی نہ رہا ہو اور اگر وہ طاہر پانی اکثر ناپاک کنارون سے آیا تو سب نجس ہوگیا تھوڑا بہنے سے طاہر نہوگا تاوقتیکہ سب نجاست کو بہا کر لے نجاوے اور جب سب نجاست کو بہا لے جاویگا تو اوسوقت مین طاہر ہوجاویگا اور علامت اوسکی یہی ہو کہ اثر نجاست کا باقی نرہا ہو مگر چونکہ اکثر مقام پر بستی کے اندر اور کنارے کے تالاب اور گڑہیا کے پانی مین بوجہ کثرت نجاسات اندرونی اور اطرافی کے بہجانے پر بھی غالباً اثر نجاست کا رہتا ہی ہو لہذا اوسکا استعمال کرنا نچاہیے تاوقتیکہ یقین نہوجاوے اس بات کا کہ اب اثر نجاست کا نرہا اور جب اثر نجاست کا نرہیگا تو مومن کا دل خود ہی قبول کریگا اوسوقت مین استعمال اوسکا بے تردد جائز ہو جبتک کہ خشک ہوکر دہ دردہ سے کم نہوجاوے اور اثر نجاست کا اوس سے ظاہر نہو اور اسیطرح حال اوس تالاب کا بھی ہو جو باہر یا اندر بستی کے واقع ہو اور ایام گرما مین خشک ہوجاتا ہو چوپائے اوسمین لید کرتے ہین پھر جب پانی اوسمین آیا اور بھر گیا تو دیکھنا چاہیے کہ جن اطراف اور کنارون سے کہ پانی

آتا ہی اگر وہ اطراف اور کنارے سب کے سب یا اکثر نجس تھے کہ اونمین نجاست پڑی تھی
اور اوس نجاست سے ملکر پانی آیا ہی تو اگر وہ دہ در دہ یا زیادہ بھی ہوگیا ہو تاہم وہ
پانی نجس ہی کیونکہ جب وہ نجاست پہ ہوکر آیا اور موضع نجاست مین جمع ہوا سب نجس
ہوگیا اور اگر وہ اطراف اور کنارے تمام یا اکثر جدھر سے پانی آتا ہی طاہر ہین اور پانی
اون اطراف سے آکر اوس مقام پاک مین جمع ہوگیا جو دہ در دہ ہی بعد ازان زیادہ
ہوکر تالاب کے اون مقامات تک پونہچا جنمین نجاست واقع ہی تو اس صورت مین وہ
پانی طاہر ہی جبتک کہ اوسکا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے بدل نجاوے اور
اسی طرحپر وہ تالاب ہی کہ جسکا پانی خشک ہوکر دہ در دہ سے کم ہوگیا اور اوسمین
نجاست پڑی بعد ازان اوسمین نیا پانی پاک آیا تو اگر نیا پانی تالاب مین آکر علحدہ
دہ در دہ ہوگیا نجس پانی کے ملنے سے پہلے پھر نجس پانی مین ملا تو سب پانی پاک
ہی اور اگر نیا پانی نجس پانی مین ملنے کے بعد دہ در دہ یا زیادہ ہوگیا تو نجس رہیگا اس
واسطے کہ اصل پانی جو پہلے سے تالاب مین تھا وہ نجس تھا تو یہ پانی جو پیچھے سے آکر
اوسمین ملا ہی پہلے کا تابع ہوکر نجس ہو جائیگا ہان اگر سب ملکر بہجاوے تو موافق
قول مفتی بہ کے اگر تھوڑا بھی بہجاویگا تو طاہر ہوجاویگا مگر اسکا خیال رہے کہ بوجہ جاری
ہونے کے اور تھوڑا بہنے سے اوسیوقت مین طاہر ہوگا کہ جب اوس تالاب کے
اکثر اطراف اور جوانب مین نجاست نہ پڑی رہتی ہو اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی
کہ یون تو تالاب کے کنارے خواہ نخواہ نجاست ہوتی ہی ہی مراد یہ ہی کہ اجتماع نجاست

اوسکے اطراف کو اس قسم کا نہ گھیر لیا ہو کہ جو پانی پاک اوسمین آوے تو اکثر نجاست سے ملکر نجس ہوکر آوے اور جب ایسا حال ہو کہ اوسکے اطراف کو نجاست نے اس قسم کا گھیر لیا ہو کہ جو پانی اوسمین آوے وہ اکثر نجاست سے ملکر نجس ہوکر آوے تو اوسکے طاہر ہونے کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی دور ہوجاوے اور اثر نجاست کا مطلقاً باقی نرہے خواہ وہ تالاب بستی مین ہو اور خواہ صحرا مین ہو اور جس تالاب کے اندر یا اطراف مین نجاست نہین ہی اور پاک پانی اکثر اطراف طاہرہ سے آکر اوسمین جمع ہوکر دہ دردہ کی مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا استعمال بالاتفاق جائز ہی جبتک کہ نجاست کی وجہ سے اوسکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق نہ آوے اوسکے واسطے بہنا کچھ ضرور نہین خواہ وہ تالاب اندر یا کنارے بستی کے ہو اور خواہ دشت و صحرا مین ہو بہنا تو فقط اوسی تالاب کیواسطے ضرور ہی جسمین پانی نجس ہو یا یہ کہ خشک ہو مگر اوسکے اندر اور کنارون مین ہر طرف نجاست پڑی ہو تو اگر اوسمین پانی نجس ہی مگر اوسکے اکثر اطراف مین جدھر سے پانی بہکر آتا ہی نجاست نہین ہی تو ایسے تالاب کی طہارت کیواسطے تھوڑا ہی بہنا کافی ہی اور اگر اوسکا اندرون اور بیرون مثل باطن اور ظاہر اس عاصی اور قاصر کے تمام نجاست سے پُر اور مملو ہی تو اوسکی طہارت کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی بہکر صاف ہوجاوے اور اثر نجاست کا بالکل نرہے جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور اس خاک ناپاک کے پاک ہونے کے واسطے گو اوسکی کثرت نجاسات سے ارض و افلاک نالان اور غمناک ہین

قدوس ملاک کی رحمت کے یم سے ذرا ہی سی نم کافی ہو مسئالہ آب پاک دہ در دہ مقام
پاک مین واقع ہو اور اوسمین نجس پانی باہر سے آکر ملا پہلے پانی پاک کی تبعیت سے اوسکو
بھی حکم طہارت کا دیا جاویگا اگرچہ پہلے پانی سے زیادہ بھی ہو مگر جبکہ نجس پانی کی نجاست
کا اثر ظاہر ہو جاوے اوسوقت مین پہلا اور پچھلا سب نجس ہو جاویگا استعمال کرنا جائز
نہین ہو تاوقتیکہ اتنا پانی نہ نکلے کہ اثر نجاست کا جاتا رہے مسئالہ آب طاہر دہ در دہ
سبزی اور کشت زار کے درمیان واقع ہو اگر سبزہ اتنا گھنا اور گنجان نہین کہ تحرک آب
کا مانع ہو تو اوسکا حکم دہ در دہ کا ہو اور اگر ایسا گھنا اور گنجان ہو کہ پانی کی جنبش کو منع کرتا
ہو تو اوسکا حکم آب قلیل کا ہو جسکا حال آگے آتا ہو آب دہ در دہ کا حال کچھ تھوڑا سا بیان
ہو چکا اب معلوم کرنا چاہیے کہ اگر آب دہ در دہ سے کم ہو اور
دہ در دہ وہی ہو جسکی مقدار اوپر بیان ہو چکی اور جب پانی اس مقدار ہوگا تو بنا بر
تخمین و انداز کے ایک طرف کی تحریک سے دوسری طرف جنبش نہ پونچیگی پس جب
اس مقدار سے کم ہوا کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف اثر پہونچ جاتی
ہو تو اوسکو آب قلیل کہتے ہین تو پانی لوٹے اور سبو اور سبوچی اور خم اور مشکے اور مشک
اور حوض کوچک اور چشمۂ صغیر اور چاہ خرد اور ہر ظرف کا جو مقدار مذکور سے کم ہو سب
ہمارے امام اعظم افتخار بنی آدم علیہ رحمۃ خالق العالم کے نزدیک آب قلیل مین داخل ہو
کون امام اعظم وہ جنکے عالم کا علم تیز فہم کو اس نظم سے حاصل ہو ع گرد دل مارفت ما کردیم
جا برجاے دل * چشم برما فگن ای گنج غمت ما واے دل * سید المجتہدین مولانا و فی

سلسلۃ الحدیث جدنا جناب ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اگر اوس
امام کے ایام کو کہ جسکی قرآن فہمی اور حدیث دانی اور دقیقہ رسی اور خدا شناسی پر تمام
عالم گواہ ہی پاتے تو جیسا کہ حضرت شافعی امام اجل رحمہ اللہ عز و جل نے اوس امام الائمۃ
کے شاگرد مجد جناب مولانا امام محمد نور مرقدہ اللہ الصمد سے استفادہ کیا تھا کرتے اور
مثل محدثین مدینۂ منورہ کے دستار اوس آفتاب دین سید ابرار کو واسطے اقتباس
انوار کے اپنے سر پر دھرتے اور حدیث قلتین کی اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ
الْخَبَثَ جو منقول ہی سو وہ نزدیک اکثر محدثین کے ضعیف اور نامقبول ہی مطلب
اوسکا یہ ہی کہ جب پہونچ جائے پانی بقدار دو قلے کے تو اوس وقت مین نہین اوٹھاتا ہی
ناپاکی یعنی پھر نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا قلے سے مراد یہان وہ خم ہی
کہ جسمین ۲۰ دو من چودہ ۱۴ سیر مروجۂ انگریزی سے جو چوراسی ۸۴ روپیہ کلدار کا ہوتا ہی ہر
روپیہ سوا گیارہ ۱۱ ماشے کا تخمینا پانی سماوے تو دو قلون کا پانی من حیث تخمین کے
چار من اٹھائیس سیر ہوگا اور آب قلیل کا حکم یہ ہی کہ تھوڑی ہی نجاست پڑنے سے
اگرچہ نجاست کا اثر اوسمین ظاہر نہو نجس ہو جاتا ہی خواہ وہ نجاست خفیفہ ہو اور خواہ
غلیظہ اور ایسا ہی آب قلیل نجس ہو جاتا ہی اگر کوئی جانور اوسمین مر جائے یا باہر مرے
اور بعد مرنے کے اوسمین ڈالا جاوے سوائے جانوران مائی المولد کے یعنی جنکی
پیدائش پانی مین ہوتی ہی مثل مچھلی اور کیکڑے کے جسکو بعض لوگ گینگٹا بھی کہتے
ہین اور مثل مینڈک دریائی کے جسکی انگلیون مین پردہ ہوتا ہی جھلی کا اور مثل ککتے

اور خوک دریائی کے بھی جنکی پیدائش دریا مین ہوتی ہی صحیح تر قول مین اور سوا ے
حیوانات غیر دموی کے جنمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہوتا ہی مثل بچھو
اور چھوٹے سانپ دریائی اور چھپکلی چھوٹی قسم والی اور گرگٹ قسم خرد اور کھٹمل اور جون
اور پسو اور مچھر اور بھڑ جسکو برّیا بھی کہتے ہین اور جھینگر اور چیونٹی اور مامکھی یعنی مکھی
شہد کی اور پچھڑی جسکو کلنی بھی کہتے ہین اور مکھی اور چھوٹی جونک کے کہ انمین خون سائل بہنے والا
نہین ہوتا ہی و لہذا خون انکا نجس بھی نہین ہی ہان اگر جونک اور پچھڑی وغیرہ کسی جانور
کا خون پیکر علی الفور پانی مین مرجاوینگی تو البتہ خون مکتسب کسب کیا ہوا کی وجہ سے آب قلیل کو نجس
کردینگی تو ان دونون قسم کے جانورون کے مرنے سے یعنی مائی المولد کے جنکی
پیدائش پانی مین ہوتی ہی اور غیر دموی کے جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی آب
قلیل بھی نجس نہین ہوتا خواہ وہ آب قلیل ابریق یعنی لوٹے مین ہو اور خواہ سبو گھڑا
اور سبوچہ اور خم اور حوض کوچک اور چشمۂ صغیر اور چاہ خرد مین ہو بلکہ ان جانورون کے
سڑجانے اور پھولجانے سے بھی پانی نجس نہین ہوتا او سکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ
اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا ہو ہان سانپ اور بچھو اور چھپکلی جسکو بستویا
بھی کہتے ہین اور گرگٹ وغیرہ مین چونکہ زہر ہوتا ہی باین لحاظ پانی سے پرہیز کرنا بہتر ہی
اور اسی خیال سے اگر بیس پچیس ڈول نکال ڈالے جاوین تو مناسب ہی اور اگر
یہ جانور یعنی جنمین خون سائل نہین مگر کھانا اونکا حرام ہی مثل مینڈک اور چھپکلی وغیرہ
کے ایسے سڑجاوین کہ ریزہ ریزہ ہوکر پانی مین متلاشی یعنی پراگندہ ہوجاوین تو

اس وقت مین کھانے اور پینے مین اوس پانی کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہی مگر وضو کے
واسطے جایز ہی خواہ پانی کے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر آیا ہو یا نہ آیا ہو اور ہمنے جو
اوپر بیان کیا کہ جن جانورون کی پیدایش پانی مین ہوتی ہی اونسے پانی نجس نہین
ہوتا اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جو جانور خشکی مین پیدا ہوتے ہین اور پانی مین
رہا کرتے ہین مثل بطا اور مرغابی اور اوس مینڈک کے جو خشکی کا ہی کہ اوسمین خون
سائل ہوتا ہی اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اوسکی اونگلیون مین پردہ نہوا نکے مرنے سے
آب قلیل نجس ہوجاتا ہی اور سڑجانے اور پھول جانے سے بروجہ اولی نجس ہوگا اور اگر
زندہ کوئی جانور آب قلیل مین داخل ہو تو اوسکے واسطے تفصیل ہی اور اوس تفصیل
کو ہمنے شرح وقایہ کے اس قول کی شرح مین اَوْمَاتَ فِیْهَا اٰدَمِیٌّ اَوْشَاةٌ اَوْکَلْبٌ
بخوبی تمام بیان کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے اور ایسا ہی غیر دموی کے لفظ سے بھی
یعنی جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی ظاہر ہوگیا کہ جانوران دموی کے مرنے اور
سڑنے سے یعنی جنمین خون سائل ہوتا ہی مثل سانپ خشکی والے اور چھپکلی بڑی
قسم کی کہ انمین خون سائل ہوتا ہی اور تمام اون جانورون کے مرنے اور سڑنے
اور پھول جانے سے جنمین خون سائل ہوتا ہی آب قلیل نجس ہوجاتا ہی اور زندہ
داخل ہونے کی صورت مین وہی تفصیل ہی جسطرف ہم ابھی اشارہ کر چکے ہین یہ
سب مذکور آب قلیل کے واسطے ہی ورنہ آب کثیر جو ایک جانب کی تحریک سے
دوسری جانب متحرک نہو کہ اوسکی تقدیر علمای متاخرین نے دہ دردہ کے ساتھ

کی ہی سو وہ تو کسی جانور کے مرنے اور سڑنے اور پھٹنے اور پھولنے اور زندہ داخل ہونے سے خواہ وہ جانور نجس العین ہو خواہ نہین مائی المولد ہو یا غیر مائی المولد دموی ہو یا غیر دموی جبتک کہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کی وجہ سے فرق نہ آوے نجس نہوگا اور جب فرق آجاویگا تو البتہ نجس ہو جائیگا اور اگر کوئی شی طاہر مثل خاک اور زعفران اور صابون اور اشنان اور شکر اور گل سرخ وغیرہ کے آب قلیل مین واقع ہووے اور ملے تو اوسکا حکم بعینہ وہی ہی جو آب کثیر مین واقع ہونے سے تھا مع وجود شرائط ثلاثہ مذکورہ آنجا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جبتک کہ پانی مقید اور اشیائے طاہرہ سے مغلوب نہوگا اور اوسکا نام اور پتلاپن اور بہنا زائل نہوگا وضو اور غسل سب اوس سے جائز ہی مثل پانی بارش اور دریا اور چشمے اور حوض اور تالاب اور نہر اور کنوین وغیرہ کے کہ پانی ان سب کا مطلق ہی یعنی اپنے پیدائشی اوصاف پر ہی بہنے کا جانے والا تشنگی کا دفع کرنے والا مقید نہین ہوا ہی کسی دوسری قید کے ساتھ کہ ان سبکو پانی ہی کہتے ہین اور کسی نام سے نہین بولتے اور مغلوب نہیں ہوا ہی کہ کوئی چیز دوسری اوسپر غالب ہوئی ہو اور رقیق اور بہنے والا ہی اور پانی برف اور اولے کا جب رقیق اور بہنے والا ہو تو اوس سے بھی وضو جائز ہی کیونکہ برف اور اولا پانی ہی ہی کہ فقط جم جانے سے برف اور اولا اوسکا نام ہو کر مقید ہو گیا کہ وضو اوس سے ممکن بھی نہین اور جائز بھی نہین اور جب رقیق اور پتلا ہو گیا پھر مطلق کا اطلاق اوسپر آگیا وضو کرنا اوس سے جائز ہو گیا اور جب پانی مقید اور مغلوب ہو گیا

آب مطلق اور مقید کا بیان

خواہ مغلوب ہونا اوسکا پکانے کی وجہ سے ہو مثل شوربے کے کہ پکنے کے سبب سے
نام پانی کا بدل گیا اور نام اوسکا شوربا ہوگیا اور خواہ مغلوب ہونا اوسکا اجزا کے
اعتبار سے ہو جیسے کہ گلاب آب مین اسقدر زیادہ ملجاوے کہ آب کا نام زائل ہو کر
گلاب کا نام پیدا ہوا ایسے ہی سرکہ اور رس اور شربت اور عرق اور نبیذ تمر اور رنگ
زعفران کا بھی حال ہی کہ جملہ آبہاے مذکورہ مغلوب اور مقید ہین وضو اور غسل انسے
جائز نہین ہی ہان کپڑے وغیرہ کی نجاست دور کرنا ہمارے امام والامقام کے نزدیک
انسے جائز ہی اور جو رس اور عرق کہ شجر یا ثمر سے نچوڑا گیا اوسکا حکم تو بالاتفاق وہی ہی
جو مذکور ہوا مگر جو رس اور عرق کہ خود بخود اشجار اور اثمار سے مترشح ہوا اوسکا تو اوسمین
اختلاف ہی اکثر کہتے ہین کہ اس سے وضو اور غسل جائز ہی اور بعض کہتے ہین کہ اس سے
بھی وضو اور غسل جائز نہین اور طہارت کپڑے وغیرہ کی تو شیخین کے نزدیک اس سے
اور کل وس طاہر چیز سے جائز ہی جو رقیق اور روان اور دور کرنے والی جرم نجاست
کی ہو مثل سرکے اور گلاب اور شیر وغیرہ کے بخلاف شہد اور روغن کے کہ انسے
جائز نہین اس سبب سے کہ بوجہ دہنیت کے انسے نجاست کا زائل ہونا کیا معنی ور بطی
الزوال ہوجاتا ہی **مسئلہ** ہر چند کہ تھوڑی ہی نجاست سے آب قلیل باوجودیکہ
اوسمین اثر نجاست کا ظاہر نہو نجس ہوجاتا ہی مع ہذا حوض کوچک جو بستی مین یا
باہر بستی کے واقع ہی اور چشمہاے خرد دہ در دہ سے کم جو اکثر دشت و صحرا مین جابجا بارش
کے پانی سے بھرے ہوتے ہین تو اوس پانی کو استعمال مین لانا باوجودیکہ احتمال

وقوع نجاست کا بھی ہو جائز ہی اوسی قاعدے سے جو اوپر بیان ہو چکا ہی کہ اصل
اشیا مین طہارت ہی شک اور گمان سے زائل نہین ہوتی ہان اگر یقین ہو وقوع
نجاست کا کسی علامت یا قرینے سے تو اوسوقت مین البتہ استعمال جائز نہو گا
مسئلہ بارش مین راستے کی چھینٹین جو بدن اور کپڑے پر پڑتی ہین تو اگر ناپاک جگہ
کی ہین تو ناپاک ہین مقدار درہم کا اعتبار ہوگا اور اگر چھوٹی ہین سر سوزن کے برابر تو
اگر درہم سے زیادہ بھی ہون عفو ہین اور اگر وہ چھینٹین پاک جگہ کی ہین تو ظاہر ہی کہ
پاک ہین اور اگر جاے مشکوک کی ہین تو از انجا کہ اصل اشیا مین طہارت ہی لہذا اوسکے
واسطے حکم طہارت کا دیا جائیگا مسئلہ آب مستعمل اصطلاح فقہ مین اوس پانی کو کہتے ہین
جو واسطے حصول ثواب یا دور ہونے حدث اصغر یا اکبر کے صرف کیا جاوے یعنی کوئی
شخص بے وضو یا وہ شخص جسکو غسل کی احتیاج ہی پانی کو اپنے وضو اور غسل مین استعمال
کرے یا یہ کہ کوئی شخص با وضو اور غسل کردہ ہی مگر ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو یا غسل
کرتا ہی سو یہ پانی جو اس طریق پر صرف ہوا ہی مستعمل ہی فتوی اسپر ہی کہ یہ پانی طاہر غیر مطہر
یعنی خود تو پاک ہی مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نہین ہی اس سے وضو اور غسل کرنا
جائز نہین مگر نجاست ظاہری مثل بول و براز کے دور کرنا بقول قوی جائز ہی سو یہ
پانی اگر آب مطلق طاہر کے ساتھ ملا تو تخمین کرنا چاہیے اگر آب مستعمل وزن کے اعتبار سے
آب مطلق سے کم ہی تو وضو اور غسل اوس سے جائز ہی اور اگر آب مستعمل آب مطلق سے زیادہ
ہی یا برابر ہی دونون صورت مین وضو و غسل اوس سے جائز نہین و علی ہذا القیاس حیاض

صغیرہ اور عیون قصیرہ مین وضو کرنا جائز ہی جبتک کہ زیادہ ہونا آب مستعمل کا آب مطلق
سے یا برابر ہونا اوسکا ساتھ اسکے معلوم نہو اور جب زیادہ ہونا یا برابر ہونا یقین ہوجائیگا
تو وضو کرنا اوسمین جائز نہین ہی بخلاف آب کثیر کے کہ اوسکا حکم اوپر مذکور ہوچکا مسئلہ
کنوین سے پانی کھینچکر سقایہ مین بھر لیا اور سقایہ سے خم مین اور خم سے سبو مین اور سبو
سے لوٹے مین بعد ازان ظروف مذکورہ مین سے کسی مین کوئی جانور مردہ یا بوسیدہ
جس سے پانی ناپاک ہوجاتا ہی یا کوئی اور چیز نجس پائی گئی تو اس صورت مین وہی
ظرف اور مظروف یعنی وہی برتن اور پانی نجس ہوگا جسمین وہ نجاست پائی گئی ہی
دوسرا برتن اور پانی نجس نہوگا مثلاً اگر نجاست لوٹے مین پائی گئی تو لوٹا اور جو پانی
کہ اوسمین تھا نجس ہوا اس گمان سے کہ پانی اوپر سے آیا ہی چاہ اور سقایہ اور خم اور
سبو کے واسطے نجاست کا حکم نہ دیا جائیگا ہان اگر کسی علامت اور قرینے سے یقین
ہوجاوے اس بات کا کہ فلان مقام سے نجاست آئی ہی تو اوس مقام کے واسطے
بھی نجاست کا حکم ہوگا مسئلہ آب قلیل جسکی تعریف اوپر مذکور ہوئی خم یا سبو یا اور
کسی ظرف مین واقع ہی اوسمین کسی شخص نے پانی نکالنے یا کوزہ جو اوسمین گر گیا
تھا اوسکے نکالنے کے واسطے یا اس قسم کی اور کسی ضرورت کے واسطے ہاتھ جو نجاست
ظاہری سے مثل بول و براز کے ملوث نہ تھا ڈالا اگرچہ کہنی تک یا زیادہ بھی پونہچا
ہو یا خود اوس ظرف کلان کے اوٹھانے کے واسطے ہاتھ اندر کی جانب لگایا اور وہ
ظرف لبریز تھا اسکا ہاتھ پانی مین داخل ہوا ان سب صورتون مین وہ پانی نجس کیا

مستعمل بھی نہوگا اگرچہ وہ شخص کا فر یا لڑکا بے وضو یا غسل کی احتیاج والا ہو ہان
اگر ہاتھ اس واسطے ڈالا ہی کہ اوسی ظرف کے اندر دھووے اور حدث اور جنابت سے
طاہر کرے تو اس صورت مین بھی اوسی قدر پانی مستعمل ہوگا جتنے کے ساتھ
اسکا ہاتھ ملاقی اور متصل ہوا ہی باقی اور پانی مستعمل نہوگا پس اگر جو پانی کہ اسکے ہاتھ سے
متصل نہین ہوا ہی زیادہ ہی اوس سے جو متصل ہوا ہی تو اس ظرف کے پانی سے وضو
اور غسل جائز ہی اور اگر غیر متصل متصل سے زیادہ نہین ہی تو وضو اور غسل بھی جائز نہین ہی

**بیان** آب قلیل کا بھی کچھ ذکر قلیل ہو چکا اب سمجھنا چاہیے اس بات کو کہ جب آب
قلیل وقوع نجاست سے نجس ہو گیا تو اگر وہ آب قلیل سواے چاہ صغیر اور چشمہ خرد کے
اور کسی ظرف مین ہی مثل حوض کوچک کے جو دہ دردہ سے کم ہی اور مثل خم اور سبو وغیرہ کے
تو اوسکا تمام پانی دور کرنا واجب ہی چاہے جس نجاست سے وہ نجس ہو گیا ہو اور اگر وہ آب
قلیل چاہ صغیر یا چشمہ خرد مین ہی تو اوسکا پانی نکالنے کے واسطے نجاست کی قلت اور
کثرت کا اعتبار کرکے شارع علیہ السلام نے تفصیل بیان فرمائی ہی مثلاً اگر کوئی جانور
چھوٹا مانند موش کے مرا ہوا کنوین سے نکلے تو بیس ڈول نکالنے کے واسطے ارشاد
کیا ہی اور اگر کوئی جانور برابر کبوتر کے مردہ چاہ سے نکلے تو چالیس ڈول کھینچنے کا
حکم دیا ہی و علی ہذا القیاس جسکا ذکر تفصیل آگے آویگا چاہ صغیر اور چشمہ خرد کے پانی کو
دوسرے ظروف کے مثل علی الاطلاق ہر نجاست سے تمام نکالنے کا حکم باوجودیکہ یہ بھی
آب قلیل مین داخل ہین نہ فرمایا اسواسطے کہ انمین بوجہ متافذ یعنی سوتون کے

کہ پانی اندرون زمین سے اوپر آیا کرتا ہے ایک قسم کا جریان بھی ہے اور چونکہ استعمال
(جاری ہونا)
پانی کا اکثر مواضع مین انھین دونون سے کہ بسبب منفذ کے محل آمدِ آب مین ہوا کرتا ہے
(سوراخ — جگہ آنے پانی کی — جاری ہونے کی)
علی الاطلاق اگر تمام پانی نکالنے کا حکم دیا جاتا تو بندگان خدا پر تنگی لازم آتی بلکہ جو لوگ
نافہمی کی وجہ سے کہتے ہین کہ جب سب پانی کسی نجاست کے وقوع سے نجس ہو گیا
تو فقط بیس ڈول نکالنے سے باقی پانی کس طرح طاہر ہو جائیگا اونکو بھی ہری بولنا پڑتا
اور حال یہ ہے یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اللہ لا آلہ غیرہ نے تمھارے
(اللہ جس کے سوا کوئی معبود ہو نہین سکتا)
واسطے آسانی رکھی ہے دشواری نہین رکھی بخلاف حوض کو چاہ اور خم اور سبو وغیرہ کے
کہ یہ بسبب نہونے منفذ کے محل آمدِ آب تو ہین ہی نہین انکے تمام پانی نکالنے مین مخلوق خالق
(سوراخ — جگہ آنے پانی کی)
پر چندان حرج نہین ہے اور حرج اور تنگی کی وجہ سے بالکل چھوڑ بھی نہین دیا کہ کوئی
نجاست پڑے کچھ نکالنا ضرور ہی نہین ورنہ جیسا کہ ادھر افراط تھا ادھر تفریط لازم
آتی لہذا بمصداق خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا کے اوس مورد یسین وطہٰ نے اپنی امت
(سب کامون سے بہتر درمیان کا کام ہے — جگہ اوترنے کی یٰسین کے یعنی آنحضرت صلعم)
محبوبہ کو بحکم قادر قوی میانہ روی تعلیم فرمائی اور جیسا کہ طبیب شفیق اوس شخص کو جسکا
(اللہ تعالیٰ کی)
تمام خون فاسد ہو گیا ہو مناسب حال خون نکالنے کا حکم دیتا ہے ویسا ہی ہمارے مسیحا
نے بیماران مرض ضعف ونقاہت کے سر پر حسب حال بار تکلیف رکھا ہے ہمکو چاہیے کہ چون
وچرا کو دخل نہ دیکر اوسکے فرمان واجب الاذعان کی طرف تہِ دل سے گوش ہوش
(حکم — لازم — تابعداری)
کرین اور دوا سے تلخ اوس حکیم کائنات کے ہاتھ سے بہتر از قند و نبات و بہتر از
(مصری)
آبِ حیات سمجھکر نوش کرین ؎ بخور ہر چہ آید ز دست حبیب * نہ بیمار دانا تر است از طبیب
(کھا جو کچھ کہ دوست کے ہاتھ سے حاصل ہو — کیونکہ بیمار کی سمجھ حکیم سے زیادہ نہین ہوتی)

متن شرح وقایہ قولہ یدوّ وقع فیہا نجس ح یعنی جب کنوئین مین واقع ہوئی
ناپاکی قلیل ہو یا کثیر غلیظہ ہو یا خفیفہ سواے اون نجاسات کے جو واسطے دفع حرج
اور عموم بلوی کے مستثنے ہین تمام پانی اوسکا نکالنا چاہیے اگر ممکن ہو ورنہ نکالنا
اوسقدر کا کہ بالفعل موجود ہی فرض ہی۔ معلوم ہو کہ ہر چند قولین مذکورین مُفتٰی بہ
اور شامل اوپر احتیاط کے ہین مگر فتوی امام محمد صاحب کے قول پر بھی ہی جو آگے آتا ہی
یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوبًا اور تین سو ڈول نکالنا استحبابًا اور یہی قول آسان
ہی واسطے خلق اللہ کے واضح ہو کہ وہ نجاسات جو واسطے دفع حرج کے
مستثنے ہین چار ہین ایک خثی بکسر اول وسکون ثالثہ بمعنی سرگین گاؤ وجاموس
جسکو ہندی مین گوبر کہتے ہین سو بفتح اول وسکون ثانی مصدر ہی بمعنی سرگین کرنا
اونکا و بفتح اول وکسر ثاے مثلثہ بھی ایک لغت ہی سرگین گاؤ کے معنی مین اور اخثا
بالفتح جمع اوسکی ہی دوسری رَوثَۃ بفتح اول وسکون ثانی وثاے مثلثہ
بھی مفتوح اور آخر مین تاے وحدۃ بمعنی سرگین اسپ وخر وخچر جسکو ہندی مین لید
کہتے ہین اور رَوث بفتح اول وسکون ثانی و مثلثہ موقوف جمع ہی رَوثۃ مذکورہ کی
اور مصدر بھی ہی لید کرنے کے معنی مین اور ہر چند کہ اصل مین رَوث کے معنی لید
کے ہین مگر عرب مین اسکا اطلاق خثی پر بھی آتا ہی جسکے معنی گوبر کے ہین نہ بر عکس یعنی
خثی کا اطلاق روث پر نہین آتا تیسری بعرۃ بفتح باے موحدہ وسکون عین
مہملہ وراے مہملہ مفتوح اور آخر مین تاے وحدت بمعنی سرگین شتر وگوسفند وآہو

وموش وغیرہ جسکو فارسی مین پشک بکسر باے فارسی وضم آن نیز وسکون شین معجمہ
جسکو ہندی مین مینگنی کہتے ہین اور جمع اوسکی اَبعار بفتح اول اور مصدر اوسکا بعر
بفتح اول وسکون ثانی ہی سرگین افگندن شتر کے معنی مین چوتھی خرء بضم خاے معجمہ
وکسر آن نیز وسکون راے مہملہ اور آخر مین ہمزہ بصورت واو بمعنی سرگین طیور اور
جمع اوسکی خُرُوء ہی بروزن جنود اور خرء بالفتح مصدر ہی بیخال کرنے کے معنی مین
جسکو ذرق بفتح ذال معجمہ وسکون راے مہملہ اور آخر مین قاف بھی کہتے ہین اور یہ
مصدر بھی ہی سرگین انداختن مرغ کے معنی مین جسکو فارسی مین بیخال اور ہندی مین
بیٹ کہتے ہین **بیان** اسکا بروجہ اجمال یہ ہی کہ بیخال طیور کی خواہ وہ طیور ماکول اللحم
ہون خواہ غیر ماکول اللحم سواے ماکیان اور بط اور مرغابی کے کہ انکی بیخال سے
کنوان نجس ہوجاتا ہی چاہ کو نجس نہین کرتی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر جبتک کہ پانی کے
رنگ اور بو اور مزے کو متغیر نکردے واسطے دفع حرج کے کہ حفاظت چاہ کی بیخال
طیور فوق السما سے دشوار ہی وعلیہ الفتوی اور جو بعض علما نے عدم نجاست چاہ کو
ساتھ قلت بیخال کے مشروط کیا اور مقدار قلت اور کثرت کی نہ بیان کی ففیہ مافیہ
اور مینگنی شتر اور گوسفند کی اگر خشک اور سلیم ہو دو تک چاہ اور شیر مین اگر دوھنے
کے وقت پڑجاوے بشرطیکہ رنگ اوسکا شیر مین نہ آیا ہو بالاتفاق نجس نہین کرتی
اور اگر تین ہون یا تر ہون یا منکسر یعنی شکستہ ہون تو ان صورتون مین اختلاف ہی
بعضے علما کے نزدیک کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک جب تک کہ

دیکھنے والا اوسکو قلیل سمجھیگا کنوان نجس نہوگا گو ایعار باعتبار شمار کے زیادہ بھی ہون

اور جب دیکھنے والا صحیح الفہم اوسکو کثیر جانیگا کنوان نجس ہوجاویگا اگرچہ وہ من حیث

عدد کے کم ہون ایسپر فتویٰ ہی اور تر اور شکستہ سے بھی مثل خشک و ربستہ کے بعض علما

کے نزدیک کنوان نجس نہین ہوتا عموم بلوے کی وجہ سے اسکو صحیح کہا ہی اور روث

اور خثی اگر قلیل بمقدار بعر تین اور بستہ اور خشک ہو تو مثل بعر تین کے چاہ کو نجس

نکریگا اور اگر زیادہ یا شکستہ یا تر ہو تو اس صورت مین بھی وہی اختلاف ہی جو اوپر مذکور

ہوا کہ بعض علما کے نزدیک اوس سے کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک

قلت اور کثرت مین اعتبار قیاس ناظر کا کرکے قلیل سے حکم طہارت چاہ کا دینا چاہیے

اور کثیر سے حکم نجاست کا اور تر اور شکستہ مین لحاظ ضرورت اور عموم بلوے کا ہوگا

اگر چاہ میدان یا صحرا مین یا بستی ہنود مین واقع ہی کہ احتراز نجاسات مذکورہ سے

دشوار ہوتا ہی تو شکستہ اور تر سے بھی کنوان نجس نہوگا اور اگر چاہ اماکن محفوظہ مین واقع

ہی کہ احتراز ممکن ہی تو احتیاط کرنا ضرور ہی اور رہ جو بعض نے چاہہاے اماکن محفوظہ اور

غیر محفوظہ کو حکم برابری کا دیا ہی فلا یخفی علی الفطن ما یرد علیہ کذا قال

اُستاذنا العلام مولانا المولوی محمد سکندر علی خان صاحب جالسپوری عم فیضہ اور قی جو منہ

بھر نہو اور رکھو اور ریپ جو مخرج سے بہا نہو اور جو چیز وضو کو نہ توڑے چاہ کو نجس

نہین کرتی ہی اور نجاسات مذکورہ کے سوا اور جو نجاست چاہ مین گرے اگرچہ

ایک قطرہ پیشاب یا خون یا شراب کا ہو نجاست مغلظہ ہو یا مخففہ یا جو تا پہنا مستعمل گرے

چاہ کو نجس کر دے پھر اوس وقت مین طہارت کے واسطے وہی حکم ہی جو اوپر مذکور ہو چکا یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوبًا اور تین سو استحبابًا اور اگر غبار نجس کنوئین مین گرے یا پیشاب کسی جانور کا ہو باریک باریک چھینٹون سے بقدر سر سوزن کے چاہ مین واقع ہو کنوان نجس نہوگا **قولہ او مات فیہا حیوان وانتفخ او تفسخ** یا مر اکنوئین مین کوئی جانور اور پھول گیا یا پھٹ گیا یا اوسکے بال جھڑ گئے یا کوئی جانور باہر کنوئین کے مرا اور پھول یا پھٹ گیا یا اوسکے بال جھڑ گئے اور بعد ازان کنوئین مین گرا یا کوئی جانور خشکی والا جسمین خون سائل ہوتا ہی سوکھا ہوا کنوئین مین گرا تو ان صورتون مین بھی طہارت چاہ کے واسطے وہی حکم دو سو ڈول کا ہی تین سو تک وہ جانور خواہ خرد ہو خواہ کلان ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول پانی کے رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہین اور اگر کوئی جانور مائی المولد ہی یعنی وہ جانور جسکی پیدایش پانی مین ہوتی ہی مثل ماہی اور غوک بحری کے جسکی انگلیون کے درمیان مین مانند بط کے پردہ ہوتا ہی جھلی کا یا وہ جانور ہی جسمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہو جیسے چلپاسہ خرد جسکو ہندی مین چھپکلی اور بِسْتُوِیا اور بچھتیا کہتے ہین یا جیسے کژدم یا مار صغیر دریائی کہ انمین بھی دم سائل نہین ہوتا ہی اگر انمین سے کوئی جانور چاہ مین مرا اور سڑ گیا تو پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا ہو کنوان ناپاک نہوگا ہان اگر اس خیال سے کہ چلپاسہ وغیرہ مین زہر ہوتا ہی پانی

سے احتراز کرین تو بہتر ہی و بہین لحاظ واسطے دفع زہر کے اگرچند ڈول نکال
ڈالین مناسب ہوگا اور اگر جانوران مائی المولد مثل غوک مینڈک۱۲ کے اور حیوانات
غیر دموی مثل چلپاسہ چھپکلی۱۲ کے کہ جنکا کھانا حرام ہی پانی مین ریزہ ریزہ ہوگئے
تو غسل اور وضو کرنا اوس سے درست ہی مگر پینے کے واسطے مکروہ
تحریمی لکھا ہی نہ بوجہ نجاست کے بلکہ اوسکے گوشت کی حرمت کے سبب
سے کہ اجزا اوسکے پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین بخلاف ماہی مچھلی۱۲ کے
کہ وہ اگر پارہ پارہ بھی ہو جاوے تاہم پانی کا پینا حرام اور مکروہ نہوگا کیونکہ
اسکا گوشت پاک بھی ہی اور حلال بھی ہی ہان ماہی طافی کو درصورت
ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعض علمانے حکم مینڈک کا دیکر اوس
پانی کے پینے کو مکروہ تحریمی لکھا ہی اس وجہ سے کہ اوسکا کھانا
بھی حرام ہی پس اس صورت مین اجزاے منتشرہ پراگندہ۱۲ غوک مینڈک۱۲ وغیرہ
کو مع آب مخلوط پانی ملا ہوا۱۲ بقدر امکان خارج باہر۱۲ کرکے پینے کے واسطے
بھی مباح اور درست کرنا چاہیے یعنی جہانتک حد امکان مین ہو پانی کو نکالنا چاہیے
کہ اوسکے سب اجزا اور وہ پانی جو ساتھ اجزا کے باہم مخلوط ہوگیا
ہی بگمان غالب نکل جاوے اور قلب کو اطمینان ہوجاوے اور شبہ پانی کی
نجاست کا نہ باقی رہے اور لفظ امکان کا اسواسطے لکھا کہ جب پانی کا نکالنا حد امکان سے
باہر ہو یا حد امکان مین ہو لیکن کسی وجہ سے پانی کا نکالنا متعذر اور دشوار سمجھا جاوے تو اوسوقت تغیر

پینے کے واسطے بھی جائز اور مباح قرار دیا جاویگا یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ **قولہ** اَوْمَاتَ فِیْھَا اٰدَمِیٌّ اَوْشَاۃٌ اَوْکَلْبٌ ح یا مر اکنوئین مین آدمی یا بکری یا کتّا اے عزیز معلوم کر کہ جانور کا کنوئین مین گر کر باہر نکلنا تین حال سے خالی نہین ہی یا تو زندہ ہی نکلیگا یا مردہ نکلیگا یا سڑا ہوا اور پھولا ہوا نکلیگا تیسری صورت کا تو بیان ہو چکا اب دوسری صورت کا بیان یہ ہی کہ اگر جانور مردہ چاہ سے نکلا تو دیکھنا چاہیے کہ باعتبار جسمیت اور جثّے کے بڑا ہی بقدر آدمی اور بکری اور کتے اور بلّی کے یا متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی کے یا چھوٹا ہی برابر چوہے اور چھچھوندر اور گنجشک کے پس اگر جثّے مین بڑا ہی مثل کتّے اور بلّی اور بڑی بط وغیرہ کے یا بڑے جانورون کا بچہ ہی اگرچہ ساقط حمل ہو تو دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک یعنی دو سو ڈول نکالنا واجب ہی اور تین سو نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی وغیرہ کے یا متوسط جانورون کا بچہ ہی خواہ وہ جانور حرام ہو یا حلال تو چالیس ڈول نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مثل موش اور گنجشک وغیرہ کے تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر چوہے کی دم کٹ کر کنوئین مین گرے تو بوجہ خون کے جو اوسمین بھرا ہوا ہی دو سو ڈول نکالنا واجب ہوگا اور دو جانور متوسط تک وہی حکم چالیس ڈول کا ہی ساٹھ تک اور تین جانور متوسط کا حکم ایک جانور کلان کا ہی یعنی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ایسا ہی دو جانور خرد تک وہی حکم بیس ڈول نکالنے کا ہی تیس تک اور تین جانور

خرد کا حکم ایک جانور متوسط کا ہی یعنی چالیس ڈول نکالنا چاہیے ساٹھ تک معلوم
ہوکہ بلی کو جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہ نے مالا بدمنہ مین جانوران
کلان مین قرار دیا ہی اور شامی اور طحطاوی اور فتح القدیر اور درمختار اور ہدایہ اور
قاضیخان اور عالمگیری اور کبیری اور کنز اور بحر الرائق مین جانوران متوسط مین
لکھا ہی اور ازانجا کہ جناب قاضی صاحب موصوف کا کلام مشتمل وپر احتیاط کے ہی
لہذا اس مقام پر بھی جانوران کلان مین شمار کیا اور قطع نظر اسکے درصورت اتباع
کتب مذکورہ کے نیم ملا مالا بدمنہ والے کو موجب وحشت کا ہوتا کہ یہ مالا بدمنہ کے خلاف
لکھا لہذا ایسے شخص کو چاہیے کہ اگر کہین اس رسالے مین خلاف رسائل فارسی
اور اُردو کے پاوے تو تمام کتب مذکورۂ بالا کی طرف رجوع کرے کتب مذکورۂ بالا
مین سے ایک دو کتاب پر اکتفا نکرے یا کسی مولوی سے کہے کہ ان کتابون مین دیکھکر
اوسکی تفہیم کردے دوسری صورت کا بھی بیان ہوچکا اب پہلی صورت کا بیان
سُننا چاہیے کہ اگر جانور زندہ کنوئین سے نکلا تو دیکھنا چاہیے اگر وہ جانور نجس العین
ہی یعنی سُور ہی تو خواہ اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا ہو یا جدا رہا ہو دونون صورتون
مین کنوان نجس ہوجائیگا دوسو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ہرچند کہ کُتے
کے نجس العین ہونے پر فتوی نہین ہی مگر اس مسئلے مین یہی حکم رکھتا ہی یعنی خواہ
مُنہ کُتے کا پانی مین داخل ہو یا نہین ہر صورت کنوان نجس ہوجاویگا دوسو یا تین
سو ڈول نکال کے طاہر کرنا چاہیے کذافی الکبیری اگرچہ صاحب درمختار نے درصورت

مُنہ نہ داخل ہونے کے طہارت چاہ کا حکم دیا ہی مگر قول کبیری کا کبیر معلوم ہوتا ہی
اور اگر وہ جانور نجس العین نہین ہی تو دیکھنا چاہیے کہ اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا
یا جدا رہا اگر اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا تو اوسوقت مین اوسکے پس خوردہ اور
جھوٹے کو دیکھنا چاہیے اور پس خوردہ کا حکم ان شاء اللہ تعالی ہم آخر مین بیان کرینگے
پس اگر پس خوردہ اوسکا پاک ہی تو پانی بھی پاک ہی اور اگر پس خوردہ اوسکا نجس ہی
تو پانی بھی نجس ہی وہی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور اگر پس خوردہ
اوسکا مکروہ ہی یا مشکوک ہی تو ان دونون صورتون مین کچھ نکالنا واجب نہین ہان
دس بیس ڈول نکالنا دونون صورتون مین مستحب لکھا ہی اور وہ جو مشکوک کی
حالت مین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تمام پانی کا نکالنا فتاواے قاضیخان وغیرہ
مین مروی ہی تو محمول و پر استحباب کے ہی نہ وجوب کے کما لا یخفی علی المتبحر الالمعی اور
اگر مُنہ اوسکا پانی سے جدا رہا اور اوسکے بدن پر کوئی ناپاکی نہین تھی تو اگرچہ جھوٹا
اوسکا نجس ہو سواے سور اور کتے کے کہ انسے بہرکیف کنوان ناپاک ہوجاتا ہی کنوئین
کو نجس نہ کریگا مگر چونکہ اوسکے مُنہ کا پانی مین داخل ہونا یا جدا رہنا اکثر غیر محقق اور
نامعلوم رہتا ہی بلکہ گمان غالب تو یہی ہوتا ہی کہ وقت گرنے کے مُنہ اوسکا پانی مین
داخل ہی ہوگیا ہوگا تو اس صورت مین احتیاطًا وہی حکم جاری کرنا چاہیے جو اوپر
مذکور ہوچکا یعنی اوسکے پس خوردے کا لحاظ کرکے درصورت مکروہ اور مشکوک
ہونے کے حکم دس ڈول نکالنے کا اور درصورت نجس ہونے کے حکم

دوسوڈول یا تین سو نکالنے کا دینا چاہیے وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ قَوْلُہٗ اَلْمُعْتَبَرُ الدَّلْوُ الْوَسَطُ اور معتبر ڈول درمیان کا ہی معلوم ہو کہ دلو وسط کی تعریف مین اقوال مختلف ہین صحیح تر قول یہ ہی کہ جسمین ایک صاع پانی سماوے اور صاع لکھنؤ کے قدیم سیر سے تخمیناً تین سیر کا ہوتا ہی پس نکالنا ڈولون کا اتنے بڑے ڈول سے اعتبار کرنا چاہیے اور اگر ڈول بڑا یا چھوٹا ہو تو اسی ڈول کے حساب سے کم و بیش کر لین مثلاً اگر دوسو ڈول نکالنے منظور ہین اور ڈول اتنا بڑا ہی کہ اوسمین چھ سیر پانی سماتا ہی تو ایک سو ڈول نکالنا کافی ہی اور اگر ڈول اتنا چھوٹا ہی کہ اوسمین ڈیڑھ سیر پانی سماتا ہی تو اس صورت مین چارسو ڈول نکالنے چاہیین اور اسی طریقے پر گھڑے اور بڑکو بھی قیاس کر لینا چاہیے اور کنوئین سے اکثر ڈول کا بھر کر نکلنا ایسا ہی کہ پورا ابھر کر نکلے یعنی اگر تھوڑا سا خالی ڈول کنوئین سے نکلتا ہی تو خالی ہونے کے عوض شمار معین مین زیادہ کرنے کی ضرورت نہین ہی اور پے درپے نکالنا بھی موافق قول مختار کے ضرور نہین بلکہ اگر دوسو ڈول نکالنا منظور تھا اور اوسکو ہر روز ایک ایک ڈول نکالکر دوسو روز مین پورا کیا تو دوسو روز کے بعد کنوان پاک ہو جائیگا اور واجب ہی نکالنا ڈولون کا بعد نکالنے ناپاکی کے مگر جس وقت مین کہ نکالنا ناپاکی کا متعذر ہو مثل لکڑی یا اینٹ یا کپڑے نجس کے کہ کنوئین مین گرنے کے بعد معلوم نہین ہوتا تو اسوقت مین اگر قبل نکالنے اوسکے ڈول نکال ڈالین گے تو بھی کنوان طاہر ہو جائیگا اور جب کنوان طاہر ہو گیا تو اوسکی تبع سے رسی اور ڈول اور کنوئین کی جگت وغیرہ سب پاک ہو جائیگی

قولہ وقالا منذ وجد اور فرمایا صاحبین نے جسوقت سے کہ پایا جاوے جانور
اے عزیز معلوم کر کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہین کہ
جب کنوئین مین کوئی جانور مردہ یا بوسیدہ پایا جاوے یعنی کنوئین کے اندر پانی نکالتے
وقت دیکھا جاوے پس دیکھنے کے وقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی
جب جانور دیکھا گیا اور ہنوز اوسکی طہارت نہین کی گئی تھی کہ کسی محدث نے اوسکے پانی
کو وضو یا غسل مین استعمال کیا تو اس وضو یا غسل سے جو نماز پڑھی ہی اوسکا اعادہ کرنا
چاہیے اور جو کپڑے اور ظروف ناپاک کہ اوس پانی سے دہوئے ہون اونکو دوسرے
پانی سے طاہر کرنا چاہیے اور اوس پانی سے جو کھانا پکا ہی اوسکو نہ کھانا چاہیے بعض کے
نزدیک صاحبین کے اس قول پر بھی فتوی ہی مگر یہ اوس صورت مین ہی کہ جب پہلے
سے گرنے کی کوئی علامت اور نشانی نہ پائی گئی ہو اور اگر پہلے سے گرنے کی کوئی علامت
پائی گئی جیسے کہ پانی مین بدبو دو ایک روز پہلے سے آتی تھی اور پیچھے اوسکے جانور
بوسیدہ چاہ سے نکلا تو اس صورت مین امام صاحب کے قول کے موافق عمل کرنا ضرور
ہی امام صاحب کا قول یہ ہی کہ جب جانور کا گرنا چاہ مین معلوم ہوا تو ظاہر ہی کہ اوسیوقت
سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہوگا اور اگر گرنا معلوم نہین تو اگر مردہ جانور کنوئین سے نکلا
تو ایک شب اور ایک روز پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا اور اگر بوسیدہ یعنی
سڑا ہوا یا پھولا ہوا جانور چاہ سے نکلا تو تین روز اور تین رات پہلے سے کنوئین کی
ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی درصورت مردہ نکلنے کے ایک روز اور ایک شب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہیے

اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے کیا ہو اور اگر ظروف اور برتن
پارچہ وغیرہ نجس کو اس پانی سے پاک کیا ہو تو ان سبکو طاہر کرنا چاہیے اور جو وضو یا غسل بدون کپڑا
حدث کے اس پانی سے کیا ہو یا ظرف یا پارچہ پاک اس پانی سے آلودہ ہوا ہو تو وہ ناپاک
نہین ہوتا اور در صورت جانور بوسیدہ نکلنے کے تین روز اور تین شب کی نماز کا اعادہ
کرنا چاہیے اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے
کیا ہو بخلاف قول صاحبین کے جو اوپر مذکور ہو چکا کہ اونکے نزدیک اگر جانور کے
گرنے کا وقت معلوم نہو تو کسی صورت مین ایک روز اور ایک شب یا تین روز
اور تین شب پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہرگز نہ دیا جائیگا یعنی ایک روز و شب
یا تین روز و شب کی نماز کا اعادہ کرنا یا ظروف اور پارچے کو دھونا ضرور نہین بلکہ جسوقت
کہ جانور کنوئین مین پایا گیا اوسیوقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا کیونکہ ہو سکتا
ہی کہ اسیوقت اس جانور مردہ یا بوسیدہ کو کسی جانور زندہ نے مار کر یا ہوا نے اوڑا کر
یا کسی طائر نے آسمان سے بالفعل چاہ مین گرا دیا ہو لہذا بعض علما نے واسطے
آسانی خلق اللہ کے اس قول صاحبین پر بھی فتوی دے دیا ہی بشرطیکہ پہلے سے
کوئی علامت گرنے کی مثل بدبو وغیرہ کے نہ پائی جاتی ہو ورنہ امام صاحب کے
قول پر جسکا ذکر ہو چکا عمل کرنا ضرور ہوگا اسی واسطے مناسب یہ ہی کہ جب پانی
مین بدبو متمیز ہوا اوسی وقت سے اوس پانی کے استعمال سے دست کش
معلوم ۱۲ ہاتھ کھینچنا ۱۲
ہو کر تفتیش کرنا چاہیے اگر نجاست یا کسی جانور مردہ یا بوسیدہ کی وجہ سے ہو
دریافت ۱۲

تو اوسکو نکالکر چاہ کو طاہر کرنا چاہیے کہ آیندہ طاہر کرنے ظروف اور پارچے کے
باعث سے تکلیف اوٹھانا نہ پڑے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ مسالہ جنب یعنی
غسل کی احتیاج والا کنوئین سے ڈول نکالکر اپنے سر پر ڈالتا ہی بعد ازان پہر
ڈول کنوئین سے نکالکر اسیطرح نہاتا ہی اور قطرے پانی کے اوسکے بدن سے
ٹپک کر کنوئین مین گرتے ہین ضرورت کی وجہ سے کنوان نجس نہوگا مسالہ
اگر کوئی شخص غسل کرکے کنوئین کے اندر جاوے کنوان پاک رہیگا مسالہ
اگر محدث یعنی بے وضو یا جنب جسکو غسل کی احتیاج ہی کنوئین کے اندر جاوے
اور اوسکے بدن پر کسی قسم کی ناپاکی نہ لگی ہو تو کنوان طاہر رہیگا اور پانی مستعمل نہوگا
اگر جانا اوسکا واسطے وضو اور غسل کے نہو بلکہ ڈول وغیرہ نکالنے کے واسطے یا
کسی دوسری ضرورت کے لیے ہو جیسا کہ محدث یا جنب کسی ظرف بھرے ہوئے
پانی مین ہاتھ ڈالے واسطے اوٹھانے کے یا واسطے آبخورہ نکالنے کے اوسمین سے
تو پانی مستعمل اور ناپاک نہوگا کذا فی الدر المختار ہان اگر ہاتھ اوسمین ڈالا ہی واسطے
دھونے کے تو البتہ پانی مستعمل ہوجائیگا وعلیٰ ہذا القیاس اگر جانا اوسکا کنوئین مین واسطے
وضو یا غسل کے ہی اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اوسنے کنوئین مین جاکر موافق عادت اور
دستور کے مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی غرغرہ وغیرہ کے ساتھ وضو یا غسل کیا
تو بیشک پانی مستعمل ہوجائیگا اور پانی مستعمل کے طاہر غیر مطہر ہونے پر فتوی ہی پس
اوس پانی کی اب بھی طہارت باقی ہی مگر تطہیر زائل ہوگئی یعنی وہ پانی پاک تو اب بھی ہی

مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نرہا تو اوسکی تطہیر حاصل کرنے کے واسطے یعنی اسواسطے کہ وہ پانی دوسری چیز کو پاک کرنے والا بھی ہو جاوے نکالنا بیس[۲] یا پچیس ڈول کا کفایت کرتا ہی اور وہ وضو کرنے والا با وضو اور غسل کرنے والا طاہر ہو گیا اور یہ نزدیک امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور اگر کسی کے بدن پر ناپاکی ظاہری مثل پیشاب و غیرہ کے لگی ہو اور وہ کنوئین مین جاوے تو اگر اوسکو وضو اور غسل کی احتیاج بھی نہو تا ہم سب کے نزدیک کنوان نجس ہو جائیگا دو سو ڈول یا تین سو نکال کے کنوئین کو طاہر کرنا چاہیے **قوله وَسُؤْرُ الْآدَمِيِّ وَالْفَرَسِ وَكُلِّ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ ح** اور جھوٹھا آدمی کا اور گھوڑے کا اور اون جانورون کا جنکا گوشت حلال ہی پاک ہی یعنی جھوٹھا آدمی کا خواہ وہ مسلم ہو یا کافر مرد ہو یا عورت اگرچہ غسل کی احتیاج ہو یا عورت حیض اور نفاس سے ہو بہر صورت طاہر اور پاک ہی کیونکہ نجاست کافر کی اعتقادی ہی اوسکے کفر کی وجہ سے کچھ اوسکے منہ مین گو یا موت تو بھرا ہی نہین ہی ولہذا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو جو بطریق ایلچی گری کے آپکی خدمت مین حاضر ہوے تھے مسجد حرام مین ٹھہرایا اور شب باش کرایا ہی و علیٰ ہذا القیاس نجاست بے غسل اور عورت حیض والی اور نفاس والی کی بھی معنوی ہی صوری اور ظاہری نہین ہی کہ پس خوردہ اوسکا ناپاک ہو اور جھوٹھا گھوڑے کا بھی پاک ہی اگرچہ گوشت اوسکا نزدیک امام صاحب کے ایک روایت مین مکروہ تحریمی ہی مگر کراہت اوسکی احترام کی وجہ سے ہی کہ جہاد مین بکار آمد ہوتا ہی نجاست کی وجہ

جھوٹے آدمی اور گھوڑے کا بیان

سے نہین لہذا جھوٹھا اوسکا مکروہ نہوا اور اسیطرح جھوٹھا اون جانورون کا جنہین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہی بلا کراہت پاک ہی اوران سب کا جھوٹھا یعنی آدمی کا اور گھوڑے کا اور جانوران ماکول اللحم اور جانوران غیر دَمَوی کا یعنی اون جانورون کا جنہین دم سائل نہین ہی بلا کراہت خود بھی پاک ہی اور دوسری چیزون کا پاک کرنیوالا بھی ہی اور جھوٹھا خنزیر اور کُتّے کا اور تمام چوپائے درندون کا مثل شیر اور چیتے اور بھیڑیے اور سیار وغیرہ کے سواے اہلی بلّی کے کہ اوسکا حکم آگے آتا ہی نجس مغلّظ ہی- اور جھوٹھا اہلی بلّی کا اور مرغی کوچہ گرد کا اور درندون طیور کا مثل شکرے اور باز وغیرہ کے اور جانوران سواکن بیوت کا مثل چوہے اور چھچھوندر وغیرہ کے مکروہ تنزیہی ہی دوسرا پانی پاک موجود ہونے کے وقت اور اگر دوسرا پانی پاک موجود نہین ہی تو جھوٹھا ان جانورون کا مکروہ تنزیہی بھی نہین ہی- اور جھوٹھا خر اور خچر کا بلاشک طاہر ہی مگر مطہر ہونا اوسکا مشکوک ہی یعنی اوسکی طہارت مین شک نہین یہانتک کہ اگر آب قلیل مین وہ گرے تو اگر اوس آب کے آدھے سے کم ہی تو اوس سے وضو جائز ہی مثل آب مستعمل کے کہ وہ اگر آب مطلق قلیل مین پڑجاوے تو اگر مستعمل نصف مطلق سے کم ہی وضو جائز ہی ہان طَہُورِیّت اوسکی مشکوک ہی یعنی بذات خود تو بلاشک طاہر ہی مگر شک اس امر مین ہی کہ دوسری چیز کو طاہر کرتا ہی یا نہین پس جب دوسری چیز کے طاہر کرنے مین شک ہوا لہذا اگر آب مطلق طاہر غیر مشکوک موجود نہو بجز پس خوردہ خر اور خچر کے تو چاہیے کہ اوس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرلے

احتیاط کے واسطے اور قول مختار یہ ہے کہ اوسکو اختیار ہے چاہے وضو پہلے کرے یا تیمم
اور قول مولانا عبید اللہ صاحب شرح وقایہ کا رحمۃ اللہ علیہ جو بحرف ثُمَّ ذکر کیا سو وہ
بھی ایک قول صحیح ہے منجملۂ اقوال متعددہ کے مشیر ہے طرف تقدیم وضو کے اور جمع کرنا
(چند قولوں میں سے ۱۲ — اشارہ کرنے والا ۱۲ — مقدم کرنا)
درمیان وضو اور تیمم کے واسطے آب مشکوک کے ہے بخلاف آب مکروہ کے کہ جب غیر مکروہ
پانی نہ ملے تو اوس سے فقط وضو کرنا کفایت کرتا ہے ضرورت تیمم کی نہین ہے قولہ
وَالْعَرَقُ مُعْتَبَرٌ بِالسُّؤرِ اور پسینا اعتبار کیا گیا ہے ساتھ پس خوردہ کے یعنی
پسینے کا حکم جھوٹھے کا سا ہے اگر جھوٹھا پاک ہے تو پسینا بھی پاک ہے اور اگر جھوٹھا نجس
ہے تو پسینا بھی نجس ہے اور اگر مکروہ ہے تو پسینا بھی مکروہ ہے اور اگر مشکوک ہے تو مشکوک ہے
کیونکہ جھوٹھا مخلوط ہوتا ہے لعاب کے ساتھ اور لعاب اور پسینا دونون پیدا ہوتے ہین
گوشت سے لہذا پسینے کا حکم طہارت (ظاہر ہے ۱۲) اور نجاست اور کراہت وغیرہ مین جھوٹھے کے مثل ہوا
قولہ فَاِنْ عُدِمَ الْمَاءُ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رح بِالْوُضُوْءِ بِہٖ
فقط ح یعنی اگر معدوم ہو پانی سوائے نبیذ تمر کے فرمایا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
اوس سے وضو کرنے کو فقط اے عزیز از جان اس بات کو جان کہ نبیذ بتقدیم نون
بر بائے موحدہ اور آخر مین ذال معجمہ بروزن شہید مگر فارسی مین دال مہملہ کے ساتھ
پڑھنا بھی صحیح ہے اوس پانی کو کہتے ہین جو چھوہارے یا جو وغیرہ کو بھگو کر حاصل
کیا جاوے اور تمر بالفتح اسم جنس ہے خرمے اور چھوہارے کے معنی مین ایک ہو
یا زیادہ اور تمرۃ تائے وحدت در آخر مفرد ہے ایک چھوہارے کے معنی مین الغرض

(حاشیہ: ۹ جانورون کے پسینے کا بیان)
(حاشیہ: ۱۰ بالضرورت خرما پانی سے بغیر خرمے کے وضو کرنا)

ماتن متن وقایہ مولانا محمود تاج الشریعۃ نے لکھا کہ جب سواے پانی چھوہارے کے
اور پانی نہ ملے تو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یہ ہی کہ اوس پانی سے وضو کرنے پر
اکتفا کرے یعنی اوس پانی سے فقط وضو کیا اور تیمم نکرے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ
علیہ کا فرمان یہ ہی کہ فقط تیمم کرے اور اوس پانی سے وضو نہ کرے اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہی کہ وضو اور تیمم دونون کرے سو شارح وقایہ مولانا عبید اللہ
صدر الشریعۃ نے شرح کی کہ یہ اختلاف اوس وقت مین ہی کہ جب چھوہارون کا پانی
شیرین اور رقیق مثل پانی کے بہنے والا ہی لیکن جسوقت کہ سخت اور تیز ہوگیا اور
نشہ دینے لگا تو پھر اوس سے وضو کرنا کسی کے نزدیک جائز نہین تم کلامہ
تمام ہوا کلام صدر الشریعۃ کا ۱۲
اور بحر الرائق مین یون ہی کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع کیا ہی اپنے قول مذکور
سے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف یعنی پیچھے یہ فرمایا ہی کہ نبیذ تمر یعنی
شربت خرما سے وضو نکرنا چاہیے فقط تیمم کرنا چاہیے اسی پر فتوی ہی چنانچہ مولانا
محمد علاء الدین حصکفی صاحب در مختار نے بھی یہی تقریر کی ہی کہ تیمم مقدم کیا جائے
نبیذ تمر پر یعنی فقط تیمم متعین ہی بر مذہب مفتی بہ کیونکہ جب مجتہد نے رجوع کیا کسی قول
سے تو اوس قول پر عمل کرنا مقلد کو جائز نہین اگر کوئی شخص کہے کہ مقدم کیا جاوے
جو ترجمہ قول در مختار کا ہی اوسکی تفسیر متعین ہی کیسے ہوسکتی ہی ہم کہتے ہین کہ مقصود
اوسکا یہ ہی کہ تیمم مقدم کیا جاوے اور وضو نبیذ تمر سے مؤخر کیا جاوے جواب اوسکا
یہ ہی کہ تمھاری تقریر پر رجوع کا امام صاحب کا اپنے قول سابق سے ثابت نہوگا

بلکہ اقرار اور اثبات قول سابق مع زیادت قول ثانی البتہ ثابت ہوگا اور وہ جو رجوع
ناقص ایک قسم کا تمھاری تقریر پربھی نکلتا ہے سو وہ غیر معتبر ہے اور مقصود بیان رجوع کامل
امام صاحب کا ہے قول سابق سے بطریق نقض کے یعنی قول ثانی امام صاحب کا
نقیض ہے قول اول کا نہ ضد ضد جو تمھارے بیان سے ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان
نقیض اور ضد اور نقیض نقیض اور ضد ضد اور نقیض ضد اور ضد نقیض کے جو ہے تم کو
معلوم ہوگا اور اگر نہ معلوم ہو تو کسی منطقی سے دریافت کر لینا ورنہ اگر ہم سے ملاقات
ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم تمھاری تسکین کر دینگے اور اگر تم ہٹ دھرمی کر کے جسکی
کوئی دوا ہی نہین ہے لانسلم کہو گے تو ہم شاہدین عادلین ادلہ عقلیہ اور براہین نقلیہ
کو اپنے مدعا پر گذرانکر پڑھین گے مصرع درجہل مرکب ابدالدہر بمانی ٭ اگر کسی کے
ذہن مین گذرے کہ تم تو کہ چکے ہو کہ یہ رسالہ ہمنے عام فہم واسطے تعلیم باشندگان دیہات
کے لکھا ہے تو پھر اوسکو اس تقریر معقولی سے کیا علاقہ جو ایراد کر رہے ہو سو جواب اوسکا
یہ ہے کہ سیدھے اور سادے آدمیون کے واسطے تو ہم صاف صاف مسائل اوپر
مذکور کر چکے ہین اور وہ لوگ اعتراض کیون کرنے لگے جو اس قسم کا جواب پاوین گے
یہ تقریر تو واسطے اون لوگون کے ہے جو نفسانیت سے بحث اور مذاکرہ لایعنی کو اپنی
نام آوری کا باعث جانکر واسطے تذلیل اور توہین بندگان خدا کے بے محل اعتراض
کرکے بمصداق قول مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ کے جسکا ترجمہ
یہ ہے چاہ کنندہ را چاہ درپیش دوسرون کے گرنے کے واسطے کنوان کھود کر وہ خود

کنوئیں مین گرکر رسوا اور ذلیل ہوتے ہین خصوصًا جب کسی مناظر سے اونکو سابقہ
پڑ جاتا ہی تو وہ بعون اللہ سبحانہ اچھی طرح سے اونکے کان پکڑکر اوسی چاہ مین اونکو
غوطے دیتا ہی غرضکہ مسائل چاہ کے جو کہ کثیر الوقوع تھے واسطے افادۂ برادران دینی
کے اس مقام پر لکھے گئے جس شخص کو مسائل نادر الوقوع کی ضرورت پڑے یا مسائل
حوض اور تالاب کا دریافت کرنا تحقیق علمی کے ساتھ منظور ہو تو اوسکو چاہیے کہ
ہماری شرح عربی کی طرف رجوع کرے کہ اوسمین ہمنے جملہ اقسام آب تحقیق صرفی و
نحوی منقولی و معقولی کے ساتھ بر وجہ تمام و کمال مصرح بیان کیے ہین ھٰذَا مَا اَدّٰنَا
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

## تمت خاتمۃ الکتاب

واضح ہو کہ اس قطرۂ بے ثبات نے رسالۂ آب حیات کو لکھکر اپنے اُستاد کامل جناب مولانا
واصل کی خدمت سراپا برکت مین پیش کیا کون استاد وہ جنکا نام نامی و اسم گرامی جناب
مولوی و منشی شیخ محمد علی صاحب طلیق رئیس قصبۂ ہسوہ ضلع فتحپور ادام اللہ
ایامہ الیہا بالسرور نے بصنعت توشیح اس طریق پر استخراج فرمایا ہی آب لآلی الفاظ سے تاب
جواہر آبدار کو شرمایا ہی ۔ نظم ۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ج | جانشین رسول جن و بشر | ن | نائب بارگاہ پیغمبر | ا | انس نوراں ہر صغیر و کبیر |
| ب | باعث فرحت امیر و فقیر | م | مرجع طالبان علم و ہنر | و | وافی شائقان حسن سیر |
| ل | لعل رخشان کان عز و شرف | ا | آبروبخش جان عز و شرف | ن | نور سیاہی مقبلان زمن |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ا | افسر فرق سروران سخن | م | مخزن فضل و معدن عرفان | د | والہ ذکر ایزد و جہان |
| ل | لائح گلشن فروع و اصول | و | والی ملک منطق و منقول | ی | یاسمین ریاض مجد و علا |
| م | مثبت نونہال جود و سخا | ح | حامی رہروان شرع متین | م | ماحی رہنمای بدعت و دین |
| د | دوحۂ بوستان علم و حیا | س | سنبل گلستان صدق و صفا | ک | کنز معمور مایۂ فطنت |
| ن | نغمہ سنج غوامض حکمت | د | در تابان بحر جود و کرم | ر | راقص ابر بخشش علوہم |
| ع | عالم باعمل خجستہ سیر | ل | لوذعی المعی ہنر پرور | ی | یادگار زمانہ در انشا |
| خ | خازن طرفہ گنج معنیہا | ا | اختر پر ضیای چرخ جلال | ن | نیر اکبر سپہر کمال |
| ص | صائب الرای در امور علوم | ا | احسن الفکر در تمام فہوم | ح | حبر بی مثل در ہمہ دانی |
| ب | بحر بی حد کہ نیستش ثانی | و | وارث ارث انبیای عظام | ا | اکرم جمع اولیای کرام |
| ص | صدر او خاتم فصوص حکم | ل | لوح دل سورۂ فیوض قدم | خ | خلق چون مشک خلق چون خورشید |
| ا | آن نسیم این صباح یوم سعید | ل | لطف حق آنچنان بر او مبذول | ص | صید تیر دعاست مسئول |
| پ | پرورش یافت در نعیمش | و | وا شدہ جملہ مشکل از کرمش | ر | رحم یزدان گرفت دستش را |
| ی | یاوری کرد لاجرم ہر جا | ع | عاشق حق و نیز معشوق است | م | مثبت صدق و نیز مصدر قسمت |
| ف | فیضیاب از درش چہ نیک و چہ بد | ی | یم فیض است بہر ہر کہ رسد | ض | ضیمران ریاض احسان است |
| ہ | ہر کسی زان بریدہ دامان است | | نام نامی او بطرز فصیح | | حسن ایضاح یافت در توشیح |

میفرستم کنون سلام علیک — تر زبانم بگفتن لبیک

مولانا و افضل ممدوح نے بعد ملاحظے کے اس کمترین کو بکلمات تحسین ممتاز فرمایا اور مصاریع کاملہ مین تواریخ تالیف بالسنۂ مختلفہ استخراج فرما کر ارباب لیاقت کو ساغر نشاط پلایا

## تاریخ عربی

### در بحر رمل مثمن محذوف

نِعمَ اَجریٰ عَینَ فَیضٍ مولوی عبدُ الغفور
کیا خوب جاری کیا چشمہ فیض کا مولوی عبدالغفور نے

اَلّٰلھُمَّ اغسِل بِماءِ الفَضلِ عَنہُ السَّیِّاٰت
یا اللہ دھو ڈال ساتھ پانی بخشش کے اوس کے گناہوں کو

اَرَّخَ الواصِلُ لَہٗ فِی مِصرعٍ مُستَکمِلٍ
تاریخ لکھی واصل نے واسطے اوسکے مصرعۂ کاملہ مین

قَد جَریٰ حَقَّ الیَقِینِ الآن یَنبُوعُ الحَیات
٩٦ ١٢
تحقیق جاری ہوا یقیناً اب چشمہ حیات کا

## ایضاً فارسی

### مسدس محذوف

بانی این چشمہ شیرین کام باد
از فیوض بحر جود ذو الجلال

گفت واصل سال این آب حیات
فیض جاری باد از نام نہال
٩٦ ١٢

## ایضاً اردو

### در بحر ہزج مثمن سالم۔

یہ آب زندگانی یا زلال نافع دین ہی
بہت فائق ہی یہ اور شربت حیوان ہی کم اس سے

کہا واصل سے آکر خضر نے تاریخ لکھ اسکی
یہ ہی وہ چشمۂ اطیب سکندر بہرہ ور جس سے
٩٦ ١٢

پس ازان جناب واصل موصوف نے رسالۂ ممدوحہ کو بخدمات فیضدرجات فضلای بمبئی علی الخصوص اپنے استاد و الامناقب مدرس اعلی مدرسۂ محمدیہ بمبئی جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب کی نظر اکسیر اثر مین جنکا مرتبۂ علیا اس تقریظ سے جو خود بدولت مولانا واصل نے اونکی بعض تصنیفات پر تلازم علم منطق مین لکھی تھی اور منطوق اعجاز سے زبان منطق کی ناطق کی تھی ظاہر ہی ارسال فرمایا۔

هذا التقريظ قرظه العالم اللبيب والفاضل الاديب الفصيح الذي وجدت
الفصاحة بفصاحته الاعجاز والبليغ الذي بلغت بلاغته حد الاعجاز
حسان الوقت والزمان مولانا المولوي محمد سكندر علي خان المتخلص
بالوصل لوصوله الى ذروة الفضل والكمال المتوطن بنجا الصفور
لوفور خلوصه في العلوم والاعمال رقاه الله تعالى على مراقي العز
والجلال ووقاه عن كل شر في الحال والمآل

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا ربنا على ما علمتنا من الحكم والاحكام، ولقنتنا ترتيب المقدمات
لتنكشف علينا نظريات الاسلام، ونصلي على رسولك الذي صورت
له تصويرات التصورات والتصديقات، لنبلغ بها على دقائق كلامك
الذي فيه الاشارات الغامضات والآيات، وعلى آله الذين فرقوا
كليات الشك والشرك عن الجزئي الحقيقي لاعلاء كلمة التوحيد
وعلى اصحابه الذين بذلوا نتائج اموالهم وانفسهم في قضايا الشرائع لرفع
بنيان التفريد، اما بعد ان مولانا ومولى الفقهاء المحققين، و
استاذنا واستاذ الحكماء المدققين، اشرف عبيد الله، الشهير
بعبيد الله، الذي كلامه معرف لتصورات الفقه والكلام
وقوله قول شارح لمتن نظريات الاحكام، برهانه دليل لاغوياء منهج
تصديقات المسائل، ورسالته حجة للذين تفكروا في فكريات الرسائل

دلالته المستدلین علی مدلولاتِ المنقولات بالمطابقة بل ارشادُ المُستَرشِدِینَ الی کَسبیَّاتِ المشروعات کالاشراقیینِ بالمکاشفه + ذهنه فی صفائه جزئیٌ وکلیٌ لجزئیاتِ الشّریعه + وفکره جنسٌ لاجناسِ العلوم کلها ونوعٌ لانواعِ الشریعة والطّریقة + وان کان بابُ المنقولات عَرَضًا عامًّا بین عام العلماء ولکن فصل المعقولات له خاصه + وان کانت اعیان الامکان راسخةً بغیره ولکن ابنیة الادیان به راضه + وغُلقُ قضایا الشرائع بحلیتیه منفصله + وان الصواب مع رأیه فی کل افتاء متصلہ + قَضِیَّتُہ امرُ الله واجبةٌ علیه وامرهُ الخَلقَ لطاعةِ الله موجبه + وجزئیّهُ خطاءِ الفکر مسلوبةٌ عنه کلیةً وحکمُهُ انتاجَ الفساد عن الخلق سالبه + مامِن متنا قِضَینِ تنا قضا عندهٗ فی نَقِیضَینِ الّا وَ دفعَ التّناقضَ مِن بَینِهِمَا ببراهینَ قاطعه + ومامِن متنازعَین تنازعا فی منعکسینِ الّا وجعَلَهُمَا متفقَینِ بحُجَجٍ ساطعه + استقراؤهٗ فی استفتاءِ النّاس + یُفِیدُ الیقینَ کالقیاس + وتمثیلُهٗ فی تدریسهم قطعًا یرفعُ الِالتباس + استدلالُهٗ فی مسألةٍ بحال الجزئی علی الکلی + کاستدلالِ غیرہ فیها بحال الکلی علی الجزئی + اِقتَرَنَ قیاسه الاقترانی مع الصدق الکامل + واستثنیٰ بالاستثنائی عن الخیال الباطل + ماتفکر فی مسئلة

صغری الا ورتب لها صغری وکبری، ومارکبهما مرّةً اولی، الا واخرج منهما
نتیجة اخری، لازالت مقدمات افاداته مرتبه، ودامت اشکال افاضاته
منتجه، قد صنف فی هذا الزمان رسالتین، بل صنع لبحر الفقه سفینتین،
لیستا بسفینتین بل هما بحران محیطان، فیهما للغواصین جواهر الادیان،
فیهما بالبداهة مسألة واحدة، ولمن تعمق فیهما مسائلُ متوافرة، کانهما
میزانان فی لسانین، توزَنُ علیهما موزونات العلمین، اُرید بهما المعقول
والمنقول، لکن زنتهما للبارعین من ارباب العقول، کل واحد منهما متفرد
فی ذاته لیس له الثانی، یشهد علی هذه المعانی علم المعانی، وما بلغ علی
هذه البلاغة لسان الانسان، یدل علی هذا البیان علم البیان،
فصاحة المطول من فصاحته مختصر، وبلاغة المختصر فی مقابلته محتقر،
فقراته مسجعة مع بدائع الترصیع، وکلماته مرصعة مع صنائع علم
البدیع، اداته من کمال رسوخها تصلح ان یحکم بها، وکلمته من کمال
وثوقها تصلح ان یحکم علیها، واسم العلم من قوة دلالته یقوم علی
مقام المتواطی والمشکک، ومترادفه من کثرة کنایته یجلس علی المجلس
المشترک، ومرکبه الناقص من کمال بلاغته یسکّت المخاطب، ومرکبه
التام من کمال فصاحته یفید المطالب، خبره من کمال صدقه
الدائم لا یحتمل الکذب اصلاً، وانشاؤه ما قارن الخضوع لاحد الا الله
تعالی، حده الناقص یفید فائدة الحد التام، ورسمه الناقص کذلک
یفیض الفیض العام، اشکاله الثلثة بدیهی الانتاج کالشکل الاول،

وشکله الرابع صحت عن العقم وتلد الولد الاکمل + دور مضامینه
یدفع الدور المعلوم + وتسلسل براهینه یقطع التسلسل المفهوم +
مامن مسألة فیه الا واتی علیها بدلائل نقلیه + ومامن دلائل
نقلیة الا واورد فهادلائل عقلیه + وما اثبت معلوما الا واقام
علیه براهین لمیه + وما قرر علة الا واوثقها ببراهین انیه +
ومامن شئ تناهی المطلوب الا ونصب له ادلة سلمیه + وما قال
احد لا نسلم الا واورد علیه حججا مسلمیه + فسبحان من خلق
السماء والاذکیا وزینهما بالذکاء والذکاء + فقط فضلاے ممبئی خصوصا
حضرت محتشم الیه کی جانب سے یہ جواب آیا اس … راپا نیاز نے بالفاظ اعزاز امتیاز پایا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا - علی المناصب جلی المناقب مخدومی مولوی محمد سکندر علیخان صاحب
اوصله الله الی اعلی المراتب - بعد سلام مسنون و دعاے ترقی روزافزون
واضح باد - رساله و مراسله ہر دو رسید راحت تازه و فرحت بے اندازه بدل رسانید
وبدریافت حال خیر انجام آن مقبول انام و افهام افحام خصام لیام و اتمام مراتب
اشغال و اعمال مشایخ عظام ولبس خرقہ خلافت طریقہ علیہ نقشبندیہ افاض
الله فیوضها علی ممر الدهور والایام این نشه دو بالا گردید رساله مرسله را از اول
تا آخر بنظر غور دیدم سراسر چشمہ فیض یافتم و فیضہا بر داشتم و بر حرفی جاے حرف
نیافتم بعد مطالعه این تالیف که مبنی از لطافت ذهن منیف مؤلف شریف ست
سجدات شکر بدرگاه رب لطیف بجا آوردم که خادمان مخدومان این نحیف را برین پایه

تالیف رسانید اللّٰھم لک الحمد و انت الحمید تخص بمزید فضلک من تشاء من عبادک و تزید فیاض مطلق تمام عالم را باین چشمهٔ فیض فیضیاب گرداند و تشنگان مسائل آب را سیراب و مؤلفش را جزای خیر و عمر دراز و تبحر در علوم عقلیہ و نقلیہ مانند استاد خود درین عالم شباب عطا فرماید دوستان شما مفتی و حافظ محمد عبد الغفور صاحب و مصحح مطبع مولوی نور محمد صاحب و دیگر فضلای اینجا نیز بر جودت تحریر مصنف و رشاقت تقریر مؤلف از حد تحسین و آفرین فرمودند و زبانهای خود را در مدح و ثنای ایشان کشودند دوستی خطی از طرف عظیم آباد در طلب مدرسی عالم علوم عقلیہ نقلیہ بشاہرہ یکصد روپیہ نوشتہ اگر مرضی باشد زود اطلاع بخشند و رسالهٔ موصوفه عنقریب می‌رسد خاطر جامع قرین جمعیت دارند و بخدمت مولوی و منشی محمد عبد الغفور صاحب نہال مؤلف رسالہ سلام شوق پیام رسانند فقط والسلام حررہ و املاہ العبد المفتقر الی مولاہ عبید اللّٰه اذاقہ اللّٰه لذۃ الایمان وحلاہ وحلاہ بحلاہ از ... [illegible]

## تواریخ تالیف رسالۂ آب حیات

[illegible] شمامۂ منبع الحسنات مجمع البرکات یادگار [illegible] [illegible] بہمہ دانی رازدار اسرار سبحانی جناب مولانا مولوی [illegible] خانصاحب برق کاکوروی دامت ظلالہم و قامت فضائلہم

قطعہ جسکے ہر مصرع سے تاریخ لسنین مختلفہ بمناسبت تخلص مؤلف نکلتی ہے

| | |
|---|---|
| [illegible] صفحۂ کتاب | نقطہ لیہ اک شگوفہ ہر بستان [illegible] |
| تا ہے ذوق یا کہ ہر سال بہار خیز | ہر گلستان ہر ایک ورق اس نہال [illegible] |

قطعہ جسکا مصرعہ اخیرہ بمناسبت مضمون کتاب مادہ تاریخ ہے

ہمانا مولوی عبد الغفور اسکا مؤلف ہی — نہین ہی یہ رسالہ بلکہ چشمہ فیض کا ہی یہ

لکھی یون ذوق نے تاریخ اسکی سال ہجری مین — بلے مشرب نشین علم کو آب بقا ہی یہ

## ایضاً بمناسبت مذکورہ

جزاک اللہ نہالِ گلشنِ علم آج عالم سے — نجاست جہل کی دھوئی اس آبِ نکتہ دانی سے

نہ کیون ذوق آفرین خوان ہو سنِ تالیف مین ہو سکے — عجب ہی بحر کوزہ مین طبیعت کی روانی سے

تاریخ تصنیف رسالہ تراویدہ قلم زیبا رقم جناب مولانا و مخدومنا مولوی سید ابو القاسم صاحب متخلص بظاہر مسوی سلمہ اللہ القوی

نہوں تر زبان کیونکر اہل عجم — عرب سے بہا چشمۂ فیض ہی

جو تاریخ ظاہر ہوا اسکا سال — کہا واہ کیا چشمۂ فیض ہی

تقریظ جناب فیض مآب خامہ گہر بار متشکاف دقائق معقول و منقول کشاف مشکلات فروع و اصول شہریار ممالک فضل و کمال تاجدار بلاد جاہ و جلال تخت نشین کشور سخن شناسی جناب مولانا مولوی

محمد عبد العلی صاحب آسی - اغناہ اللہ عن الآسی

دریای ناپیدا کنار حمد الٰہی و بحر زخار نعت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و علی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار بعددِ قطرات الامطار و امواجِ البحار کی شناوری نہایت مشکل ہی اور اسکی تمام کو ساحل بڑے بڑے قلزم علوم کے پیراک اور نہنگ قدم کے تیراک اسی بحر کے منجدھار مین ہاتھ پیر مار کے آخر کار سب ہار گئے دم ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے جب ایسون کا یہ حال ہی تو ہماری اسمین بالکل خام خیالی اور فکر محال ہی پان کوئی خوشخبری کی عمدہ بات ہی جو باعث تسکین تشنہ لبان آب حیات ہو

تو مضایقہ نہین شوق سے زبانِ قلم پر لائیے ذوق سے سنائیے کہان ہین وہ طالبانِ آبِ حیاتِ
تازہ معانی کدھر ہین وہ مشتاقانِ تذہیب فراتِ شیرین بیانی کہ ادھر آئین اور اس نسخۂ آبِ حیات
کے فیضِ تازہ سے مستفیض ہو کر زندۂ جاوید ہو جاوین یہ وہ کتاب ہی کہ جسکے آغوش کلمات مین
مسائل آب و طہارت کے معانی روشن جھلکتے ہین اور جابجا کنارِ فقرات مین جامِ حقِ تحقیق جھلکتے
ہین دقائقِ حقائق اسکے واسطے متعطشین زلالِ فضل و کمال کے مصداقِ ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
ہین اور حقائقِ دقائق اسکے واسطے غریقانِ گردابِ ہلاکت کے سفائنِ نجات ہین کیونکر نہو کہ
بانی اس چشمۂ فیضِ بیانی کا وہ بحرِ مواجِ علم و فن ہی کہ جسکی شہرتِ تبحرِ علمی کا دریا تمام عالم مین موجزن
ہی یعنی علامۂ مشہور جناب مولوی محمد عبد الغفور المتخلص بالنہال دام بالفضل و الکمال
کہ علوم منقولہ مین عالمِ باعمل ہی اور فنونِ معقولات مین فاضلِ بے بدل ہی عنقای مضمونِ بلند خیالی
اوسکے کنگرۂ ایوانِ فکرِ عالی کا ایک مرغِ دست پرور ہی اور گوہرِ بدارِ حسنِ معانی اوسکے ہمتِ دریا نمونہ دانی کا
ایک نمایان جوہر ہی زلفِ لیلای تحقیق اوسی کی آرایشِ دستِ قلم سے مشکِ ندو دیدہ اور
چشمِ سلمای تدقیق اوسی کے سوادِ دانش سے سرمہ آلود ہی چنانچہ اسی کتاب احکامِ آب کے
ہر ہر مسائل مین کسقدر دقتِ نظر کو کام فرمایا ہی کہ ہر چشمۂ تدقیق سے تحقیق کا دریا بہایا ہی با وجود
اختصار ہر مسئلۂ مشکل کو شلِ پانی کے کسقدر آسانی سے حل کر دیا کہ گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا
الغرض مصنف اس رسالے کا بافضالِ یزدِ لایزال نقودِ علومِ ظاہرہ اور معارفِ باطنہ سے
مالامال ہی چنانچہ جمِ غفیر علمای نحاریرین سے ہر صاحبِ کمال اس فقیر کے ہم مقال ہی

## سند و خلافت نامہ

کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل رئیس خالصپور ادام اللہ فیوضہ الی
بقاء الدہور خلیفۂ جناب مولانا شاہ سید محمد عبد السلام ہنسوی قدس سرہ القوی نے

## جناب مصنف علام کو بعد فراغ تعلیم علوم ظاہری تلقین سلوک باطنی کے مرحمت فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الینا الانبیاء، وارد فہم العلماء، والصلوٰۃ والسلام علی من قال العلماء ورثۃ الانبیاء، وعلیٰ الہ الاتقیاء، واصحابہ الاصفیاء، **اما بعد** فان العالم الالمعی، والفاضل اللوذعی، رئیس الشیم النفیسہ رسیس الحکم الرسیسہ، کشاف استار المعقول، وقاف اسرار المنقول، حلال عقد العلوم، نقاد نقود الفہوم، افتخار ارباب الکمال، مولانا المولوی **محمد عبد الغفور** البلندوی النہال، صانہ اللہ المتعال، عن الحزن والملال، کان تعلم بعض الکتب من علماء الزمان، وفضلاء الاوان، سیما من شیخی بیعتہ زبدۃ اقطاب الارشاد، عمدۃ الابدال والاوتاد، قطب فلک العرفان، مرشد الانس والجان، مشیع السنن النبویہ، معین السیر المصطفویہ، معلم العلماء المتبحرین، ملقن العرفاء الکاملین، مقبول حضرۃ اللہ الغنی، مولانا ومرشدنا المولوی الحافظ الحاج الصوفی سید **محمد عبد السلام** المسوی، قدس سرہ اللہ القوی، ثم المرشد الممدوح امرھذا المجروح ان یعلمہ ما بقی من الکتب الدرسیۃ فعلمتہ ما علمنی اللہ العلیم الخبیر، من العلوم الدرسیۃ المروجۃ اعنی الصرف والنحو والمعانی والبیان والبدیع والعروض والمنطق والکلام والمناظرۃ والاصول والحکمۃ الطبیعیۃ والریاضیۃ والالٰہیۃ والتفسیر والحدیث والفقہ والتصوف والمیراث وغیرھا وکتبت لہ ھذہ الوریقۃ سندًا عند العلماء والمتعلمین، والطلبۃ والمستفتین، اللھم اجعلہ

من العلماء الراسخین + والفضلاء الکاملین + آمین یارب العالمین + وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین + نمقہ محمد سکندر علی القندھاری اصلاً واللکنوی مولداً والخالصپوری مسکناً ابن محمد عبد الرحیم خان غفر لھما اللہ الرحمن + تلمیذ العلماء المتبحرین + منہم عمدۃ المحققین مولانا واستاذنا المولوی شاہ محمد اکبر علی الکاکوروی دامت برکاتہم + وزبدۃ المدققین مولانا واستاذنا المولوی محمد عبید اللہ عمت فیوضہم مدرس المدرسۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی البمبئی حفظ اللہ اھالیھا عن البغی

## دستخط اون علمای نامدار اور فضلای باوقار کے جنکو جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل خالصپوری عم فیضہ نے اپنے شاگرد ممدوح کے جلسہ دستاربندی مین جمع کیا

امابعد تحقیق حاضر ہوا مین جلسہ دستاربندی جناب مولانا مولوی محمد عبدالغفور صاحب بلندوی ابن جناب قاضی محمد عبدالرزاق صاحب مین اور سنا مین نے وعظ اور بیان مولوی صاحب ممدوح کا شامل اوپر جمیع علوم معقولہ اور منقولہ کے واقعی استعداد خداداد اور قابلیت عطیہ خالق انام اسی کا نام ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ قد رقمہ محمد ظہور الاسلام الفتحپوری عفی عنہ

سننے وعظ سے معلوم ہوا کہ مولانا مولوی محمد عبدالغفور صاحب رئیس قصبہ بلندہ کو استعداد کامل ہوا ہے۔ اونکے استاد جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خانصاحب واصل خالصپوری عم فیضہ نے بکمال محنت اور جانفشانی سے جملہ علوم معقولات ومنقولات

بکمال تحقیق و تدقیق اونکو تعلیم کیے ہین۔ حررہ فیض علی الفتحپوری۔

بسماعت وعظ معلوم ہوا کہ جناب مولانا مولوی عبدالغفور صاحب دام افضاله علم تفسیر و حدیث و فقه و تصوف و اصول و کلام و منطق و حکمت و صرف و نحو و بدیع و معانی و بیان و علم میراث و جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ مین دخل کثیر اور استعداد بلیغ رکھتے ہین اور اونکے استاد جناب مولانا مولوی شاہ محمد سکندر علی صاحب متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ نے نہایت محنت اور غایت محبت سے اونکی تعلیم اور تلقین کی ہے۔ ہذا الکلام صادق واقعی۔ رفیق الحق بھاگلپوری۔

مولانا المولوی محمد عبدالغفور المتخلص بالنہال قد سمعت وعظه فعلمت من بیانه انه للعلوم کلها حبر قمقام + او بحر طمطام + سطره المذنب الاواه احمد الله المانکپوری

الحمد لله تعالی وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد بندۂ میچمدان اثیم عبدالحکیم دیوبندی عرض کرتا ہے کہ مین بھی اس جلسے مین شریک تھا بیان مولانا مولوی عبدالغفور صاحب دام بالمواہب کا اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً کے مصداق پایا۔

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد عاصی رحمت علی غفرله الله الولی ساکن قصبۂ نوہٹہ جلسۂ وعظ و دستاربندی مولوی شیخ محمد عبدالغفور ابن شیخ محمد عبدالرزاق سلمہما الله تعالی مین حاضر تھا اونکے قال سے علوم ظاہری کا حال اور اونکے حال سے علوم باطنی کا کمال معلوم ہوا۔ اللهم زد فی قاله و بارک فی حاله و کماله

بسم الله الرحمن الرحیم۔ حامدًا و مصلیًا۔ امابعد خادم ہر طالب و عالم خاکسار ابوالقاسم عفا الله عنه متوطن قصبۂ ہسوہ بجلسۂ وعظ و دستاربندی مولانا مولوی محمد عبدالغفور صاحب سلمه الواہب حاضر بود از بیان مولوی صاحب ممدوح کہ متضمن جملہ علوم ظاہرہ و باطنہ بود

معلوم شد کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی صاحب عم فیضہ ہر انچہ کہ از علمای راسخین
و مشائخ کاملین آموختند بگنجینہ سینۂ ایشان اندوختند ایزد ذو الجلال زین مال کمال ہمہ
عالم را مالا مال گرداند بمنہ و کرمہ۔

علمای حامی دین و فقرای صادق الیقین کی خدمت ہمہ برکت مین واضح ہو
کہ خاکسار نجم الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد باشندۂ اکبر آباد عزیزی مولوی محمد عبد الغفور ادام اللہ
بالسرور و اعاذہ عن الشرور کے علم و فضل سے واقف ہوا جملہ علوم مین کامل الاستعداد پایا۔

## خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد خدا و درود بر جناب مصطفیٰ ﷺ درویش در درویشان بلکہ سگ
ابواب ایشان افقر البشر الی اللہ الاکبر المشتہر بسکندر اصلح اللہ حالہ و احسن مآلہ گزارش مینماید
کہ عالم صلاحیت شعار فاضل ہمہ تن انکسار مقبول بارگاہ ایزد متعال مولانا المولوی محمد
عبد الغفور بلندوی نہال سلمہ اللہ سبحانہ و ابقاہ و اوصلہ الیٰ غایۃ ما یتمناہ ہفت سال نزد فقیر
نشست و برخاست نمودند و باذکار و اشغال ہر سہ خاندان نقشبندیہ و چشتیہ و قادریہ و
مراقبات آنہا تا آخر مشغول گردیدند و بقدر استعداد خویش از ہر مقام بہرہ بر داشتند لہذا ایشان
را خلافت و اجازت ارشاد و تعلیم طریقۂ شریفۂ نقشبندیۂ مجددیہ و چشتیہ و قادریہ دادم از طرف
جملہ مشائخ کرام خصوصاً از جانب عارف باللہ حضرت پیر و مرشد خود یعنی جناب مولانا مولوی
سید محمد عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ الیٰ یوم القیام متوطن قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور صانہما اللہ عن
الفتن و الشرور کہ بیعت مشار الیہ مستند اللھم اجعلہ للمتقین اماما و شرط الاجازۃ
ترک الاذی عن خلق اللہ الا بحق اللہ و اختیار حب اللہ، و القطع عما سواہ
و اتباع اوامر اللہ و الاجتناب عما نہاہ، و الاقتداء بسیرۃ الصالحین و مطالعۃ

الدر المختار مع حواشیہ و احیاء علوم الدین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

اور یہ کتاب آب حیات تو حل مسائل آب بین دریا کمالات مصنف سے ایک قطرۂ آب کے مثال ہے لیکن اس مشکل سوال کا قلم برداشتہ آسانی کیساتھ جواب دینا بھی مجیب کے کمال تبحر علمی پر دال ہے

## سوال

کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلے مین کہ زید مرا اور اوسنے ایک زوجہ مسماۃ ہندہ اور ایک پسر مسمی بہ عمرو اور ایک بھائی صالح اور ۲ دو دختر مسماتین سعیدہ و رشیدہ چھوڑین اور قبل تقسیم ترکۂ زید کے عمرو اوسکا پسر مرا اوسنے ایک والدہ ہندہ اور دو فرزند بکر و خالد اور دو ہمشیرگان سعیدہ اور رشیدہ اور ایک چچا صالح چھوڑا اور ہنوز ترکہ تقسیم نہونے پایا تھا کہ ہندہ نے انتقال کیا اوسنے بنتین مذکورتین یعنی سعیدہ و رشیدہ اور دو ابن الابن مذکورین سابقین یعنی بکر و خالد چھوڑے اور ابھی ترکہ منقسم نہوا تھا کہ رشیدہ راہی دار البقا ہوئی اوسنے ایک بیٹا مسمی بہ عاقل اور ایک بیٹی فاضلہ اور ایک بہن سعیدۂ مذکورہ اور دو ابن الاخ نامبردگان یعنی بکر و خالد چھوڑے اور الی الآن میراث مستحقین کو نہ پونہچی تھی کہ عاقل نے جان بحق تسلیم کی اوسنے ایک بنت معصومہ اور ایک اخت فاضلۂ مسطورہ اور ایک خالہ سعیدۂ مذبورہ چھوڑی اور ابتک حصہ اہل استحقاق کو نہ ملا تھا کہ معصومہ نے وفات پائی اوسنے چار فرزند مسمی بہ عاصم و قاسم و خادم و ہاشم اور تین دختران مسمیات کبری و صغری و زہرا اور ایک پھوپھی فاضلہ مرقومہ چھوڑی اور الی ہذا الیوم ارث وارثون کو نہ پونہچی تھی کہ عاصم نے سفر آخرت اختیار کیا اوسنے ایک زوجہ مسماۃ زاہدہ اور ایک پوتا افضل اور ایک پروتی عابدہ اور تین برادر قاسم و خادم و ہاشم اور تین اخوات کبری و صغری و زہرا چھوڑین اور تا ایندم حصہ ورثا کو

نہ پونہچا تھا کہ فضل نے دنیا سے رحلت کی اونسنے ایک زوجہ فاطمہ اور والدہ صالحہ اور ایک ابن الحمل اور تین باپ کے چچا مشار الیہم اور تین باپ کی پھوپھیان مذکورات سابقات اور ایک دادی مسماۃ زاہدہ اور ایک دختر برادر یعنی بھتیجی مسماۃ عابدہ مسطورۂ سابقہ چھوڑی تو ترکہ ان سب اموات مذکورین کا اونکے ورثہ پر موافق شرع شریف کے کسطرح منقسم ہوگا بینوا توجروا فقط

## الجواب ہو الملہم للصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامدًا و مصلیًا و مسلمًا - بعد تقدیم ما تقدم علی الارث و رفع الموانع والخصائص و اجتماع الشرائط و انحصار الورثۃ ترکہ ان سب اموات کا اونکے ورثہ پر بحکم شرع طہر یون منقسم ہوگا کہ تمام ترکہ نقد و جنس کے چار لاکھ چھپین ہزار ایک سو بانوے ۴۵۶۱۹۲ حصے بحسب مناسخہ ذیل کر کے اوسمین سے سعیدہ کو ایک لاکھ اونتیس ہزار آٹھ سو ۱۲۹۸۰۰ اٹھاسی بکر کو اٹھانوے ہزار دو سو آٹھ ۹۸۲۰۸ خالد کو بھی اٹھانوے ہزار دو سو آٹھ ۹۸۲۰۸ صالح محروم فاضلہ کو چھیاسی ہزار پانسو بانوے ۸۶۵۹۲ قاسم کو سات ہزار آٹھ سو بہتر ۷۸۷۲ خادم اور ہاشم ہر ایک کو علی ہذا القیاس سات ہزار آٹھ سو بہتر ۷۸۷۲ کبریٰ اور صغریٰ اور زہرا تینون مین سے ہر ایک کو تین ہزار نو سو چھتیس ۳۹۳۶ زاہدہ کو نو سو چوراسی ۹۸۴ عابدہ محرومہ فاطمہ کو آٹھ سو اکسٹھ ۸۶۱ صالحہ کو گیارہ سو اڑتالیس ۱۱۴۸ ابن الحمل کو چار ہزار آٹھ سو اوناسی ۴۸۷۹ دیے جاوین صورت تقسیم موافق قاعدۂ علم فرائض کے یہ ہے:-

۴۵۶۱۹۲
۱۹۰۰۸
۱۷۲۸
۵۷۶
۱۹۲
۳۲

مسئلہ ۲۴ تصحیح

زید

| زوجہ ہند | ابن عمرو | بنت سعیدہ | بنت رشیدہ | اخ صالح |
|---|---|---|---|---|
| ۱/۸ ۳ ۲۴ | ۱۴ | ۷ ۲۱ ۱۲۶ ۳۷۸ ۲۱۵۸ ۹۹۷۹۲ | ۷ ۲۱ ۱۲۶ | م |

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ بینہما موافقۃ بالنصف عمرو فی یدہ ۱۴۰

| ام ہند | ابن بکر | ابن خالد | اخت سعید | اخت رشید | عم صالح |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۵ | ۵ | م | م | م |
| ۲ | ۳۵ | ۳۵ | | | |
| ۱۴ | ۱۰۵ | ۱۰۵ | | | |
| | ۳۱۵ | ۳۱۵ | | | |
| | ۳۴۶۵ | ۳۴۶۵ | | | |
| | ۸۳۱۶۰ | ۸۳۱۶۰ | | | |

مسئلہ ۳ تصحیح بینہما موافقۃ بالنصف ہند فی یدہا ۳۸

| بنت سعیدہ | بنت رشیدہ | ابن الابن بکر | ابن الابن خالد |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | ۱ | ۱ |
| ۲ | ۲ | ۱۹ | ۱۹ |
| ۳۸ | ۳۸ | ۵۷ | ۵۷ |
| ۱۱۴ | | ۶۲۷ | ۶۲۷ |
| ۱۲۵۴ | | ۱۵۰۴۸ | ۱۵۰۴۸ |
| ۳۰۰۹۶ | | | |

مسئلہ ۳ بینہما مباینۃ رشیدہ فی یدہا ۱۶۴

| ابن عاقل | بنت فاضلہ | اخت سعیدہ | ابن الاخ بکر | ابن الاخ خالد |
|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۱ | م | م | م |
| ۳۲۸ | ۱۶۴ | | | |
| | ۱۸۰۴ | | | |
| | ۴۳۲۹۶ | | | |

مسئلہ ۲ مستقیم فلا حاجۃ الی الضرب عاقل فی یدہ ۳۲۸

| بنت معصومہ | اخت فاضلہ | خالہ سعیدہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۱ | م |
| ۱۶۴ | ۱۶۴ | |
| | ۱۸۰۴ | |
| | ۴۳۲۹۶ | |

مسئلہ ۱۱ بینہما مباینۃ معصومہ — فی یدہا ۱۶۴ فاضلہ

| ابن عاصم | ابن قاسم | ابن خادم | ابن ہاشم | بنت کبریٰ | بنت صغریٰ | بنت زہرا | عمہ یعنی پھوپھی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۲ | ۲ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | م |
| ۳۲۸ | ۳۲۸ | ۳۲۸ | ۳۲۸ | ۱۶۴ | ۱۶۴ | ۱۶۴ | |
| | ۷۸۷۲ | ۷۸۷۲ | ۷۸۷۲ | ۳۹۳۶ | ۳۹۳۶ | ۳۹۳۶ | |

مسئلہ ۸ بینہما مداخلۃ والعدد مستقیم فلا یضرب عاصم — فی یدہ ۳۲۸

| زوجہ زاہدہ | ابن الابن افضل | بنت ابن الابن عابدہ | اخ قاسم | اخ خادم | اخ ہاشم | اخت کبریٰ | اخت صغریٰ | اخت زہرا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۷ | م | م | م | م | م | م | م |
| ۴۱ | ۲۸۷ | | | | | | | |
| ۹۸۴ | | | | | | | | |

مسئلہ ۲۴ بینہما مباینۃ افضل — فی یدہ ۲۸۷ عابدہ

| زوجہ فاطمہ | ام صالحہ | ابن اکمل | عم اب قاسم | عم اب خادم | عم اب ہاشم | عمہ اب کبریٰ | عمہ اب صغریٰ | عمہ اب زہرا | جدہ زاہدہ | بنت الاخ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۴ | ۱۷ | م | م | م | م | م | م | م | م |
| ۸۶۱ | ۱۱۴۸ | ۴۸۷۹ | | | | | | | | |

المبلغ ۴۵۶۱۹۲

الاحیاء

| سعیدہ | بکر | خالد | صالح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۹۸۸۸ | ۹۸۲۰۸ | ۹۸۲۰۸ | م |
| فاضلہ | قاسم | خادم | ہاشم |
| ۸۶۵۹۲ | ۷۸۷۲ | ۷۸۷۲ | ۷۸۷۲ |
| کبریٰ | صغریٰ | زہرا | زاہدہ |
| ۳۹۳۶ | ۳۹۳۶ | ۳۹۳۶ | ۹۸۴ |
| عابدہ | فاطمہ | صالحہ | اکمل |
| م | ۸۶۱ | ۱۱۴۸ | ۴۸۷۹ |

اخرجہ حامل نعال ارباب الکمال محمد عبد الغفور بن القاضی المحتاج

محمد عبد الرزاق المتوطن بقصبۃ بلندہ ضلعۃ فتحفور المتصل بکانفور تلمیذ مولانا الواصل المتخلص بالنہال، حفظہ اللہ لم یزل ولا یزال، عن الحزون والملال والوبال والنکال، والعلم الاتم عند رب العزۃ والجلال، وھو عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال

ان ھذا التقسیم صحیح قویم، والمقسم قرۃ عینی روح روحی فاضل محقق فہیم، بمقر الفقیر الحقیر الشہیر بمحمد سکندر لقندھاری اصلا والکنوی مولدا والخالصفوری مسکنا المتخلص بالواصل بن محمد عبد الرحیم، غفر لہما غفار کریم، واللہ علیم حکیم۔

لقد صح ما قسمہ عزیزی واملاہ، وھو العلامۃ الفہامۃ ذوا المجد والجاہ، زبرہ العبد المفتقر الی مولاہ، المشہور بعبید اللہ، جعل اللہ اخرتہ خیرا من اولاہ، خادم طلبۃ المدرسۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی البمبئی، عصم اللہ اھالیہا عن البغی والغی۔

ھذا التقسیم مستقیم، ومخرجہ عقیل فہیم، رقمہ الراجی عفو ربہ المجید، المعروف بعبد الحمید، وقاہ اللہ عن شر کل شیطان مریدا، خطیب جامع البمبئی وخادم مستفتیہ، سلم اللہ من کان فیہ —

ھذا التقسیم حق مبین، والقاسم عالم متین، سطرہ الفقیر الکروی الحسامی المدعو بمحمد امین، غفر لہ رب العالمین۔

بعضی از تواریخ وفات مقبول بارگاہ خالق انام، مولانا مولوی سید محمد عبد السلام، مرشد جناب مصنف علام، رحمۃ اللہ علیہما الی یوم القیام

از فکر کامل مولانا واصل برکات اللہ علیہ فے العاجل و الآجل +

عربی دخل الخلد ۱۲۹۹ھ ولہ غیر منقوط - ادرک اواہ + وصل مولاہ + حکما

کلما ھو لا الہ الا اللہ + محمد رسول اللہ + ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط زینت جنت ذین شنیبہ ۱۲۹۹

ولہ قطعہ عربیہ

اذا اشتاق شیخی اوصل الحبیب
لنا تاریخہ قال واصل لنا

ھنالک من اللہ جاء الطلب
لقد نال شیخی لقاء الاحب

ولہ فی الفارسی

مرشدم عبد السلام از بہر حسن لم یزل
خامۂ واصل پئے تاریخ آن کامل نوشت

اوّلاً دل دادہ بود و آخرش جانباز شد
محرم راز احد حقا شہید ناز شد

ولہ فی الاردو

ہو گیا باقی میں فانی شیخ جاے غم نہیں
تو فنا فی الشیخ ہو کر واصلا تاریخ لکھ

کیونکہ اہل اللہ کو حاصل بقا باللہ ہے +
سچ ولی اللہ کا آخر فنا فی اللہ ہے +

از مصنف والا مقام دام نیل المرام

فارسی غیر منقوط مودود داود صدر محال ارم را مسعود کرد ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط

پیش نبیین بجنت نشین ۱۲۹۹ھ

ولہ قطعہ عربیہ

حین راح الشیخ قد جاء الندا
دفعۃ تاریخہ قال النھال

ایھا الغلمان قوموا اکرموا
فی مآب الخلد راح الاکرم

ولہ فی الفارسی

نقیبانِ جنت پۓ مرشدم | بگفتند شاہا بیا مرحبا
نہالا چو شہ رفت رضوان بگفت | بہ بستانِ بیا وارثِ انبیا

ایضاً

بالا نشین بسندِ جنت قدم نہاد | عالے مقام بود بعالی مقام رفت
سالِ وصالِ آن شہِ عرفان نہال گفت | عبد السلام بود بدار السلام رفت

ولہ فی الاردو

دم نمار الشیخ نے قرباں ہوا بہر خدا | کیوں نہو فرزند اسمٰعیل وہ ذبیحاہ ہے
رکھ قلم پرکار ذبیح سالِ شہادت لکھ نہال | یہ شہیدِ ناز ہم گامِ ذبیح اللہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ چکیدۂ کلکِ احسن زمن مولانا مولوی و منشی محمد حسن مکی از شاگردانِ مصنف رسالۂ آبحیات حفظہما اللہ عن الآفات

وہ کون قطرۂ یم ہے جو دائرۂ گرداب ثناہی کبریا کا قطر آسا آشنا نہیں + اور وہ کون نداوِ نم جو سطح بحر عمیق عرفان پر نعرۂ ہے نداءِ نم بلند کرکے عجز نما نہیں + تسلسل سلسلۂ الماء سلاسل الفت مزمّل میں مسلسل ہوکر زمان زمان جوش زن ہے + وہ جام حباب دم محبت آل و اصحاب بھر کر کنارہ کش ساحل رنج و محن ہے + اما بعد ان ایام برکت التیام میں کہ ۱۲۹۸ ہجری ہے جناب مولانا و مرشدنا و استاذنا مولوی ورعی صوفی حلیم شیخ محمد عبد الغفور صاحب متخلص بہ نہال رئیس قصبۂ بلندہ پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادام اللہ فیوضہ الی بقاء الدہور نے واسطے رفاہ خلق اللہ کے رسالۂ مسائل چاہ تالیف فرمایا اور اس فصل میں تو اور بھی بہت سے ارباب کمال نے للّٰہیت اور حسن نیت کو مدنظر رکھکر

کتب متواترہ اور رسائل متکاثرہ تصنیف فرمائے ہین اور یہ کون مسالہ ایسا ہے کہ جسکی تحریر
اور تنقیح مین محنت درکار ہو کہ اوس سے مصنفین سابقین رحمۃ اللہ علیہم یا مؤلف رسالہ ہذا
برکات اللہ علیہ کی مدح و ثنا مین مبالغہ کیا جاوے مگر چونکہ نظر اون سب کی نفع رسانی خلائق
خالق پر ہے لہذا ہمپر اداے تحفۂ شکر و ثنا اور اہداے ہدیۂ مدح و دعا واسطے اونکے واجب و
لازم ہے اور یہ رسالہ باوجودیکہ حاوی جزئیات اس فصل کا نہین ہے کیونکہ یہ تو ایک قطرہ ہے
اوس دریاے کثیر الامواج کا جو کہ حاشیۂ عربیہ شرح وقایہ مین ہمارے الیاس سیرت خضر
صورت نے جاری فرمایا ہے لیکن از انجا کہ تیرنا اوس بحر زخار کا بوجہ کثرت تلاطم امواج
علوم معقولہ و منقولہ کے اکثر برادران دینی کو قلت مہارت فن سیاحت دریاے زبان عرب کے
سبب سے دشوار تھا لہذا اس قطرے کو کہ واسطے سیرابی تشنگان مسائل کثیر الوقوع
کے کافی بلکہ بنا بر شادابی کشت زار فروع نادر الوقوع کے بھی وافی ہے اوس الیاس
قیاس نے ایک جلسۂ خفیفہ مین دریاے مذکور سے باشارۂ خسرو طبع صفا پرور تیشۂ قلم
سے فرہاد آسا نہر کاٹکر چشمۂ شیرین روان کر دیا اور وہ آب حیات جو ظلمات لغات اور
استعارات مین متواری تھا ہر شہر و قریے مین بہا کر ظرف تمنا پیر و برنا کا بھر دیا اور
ہر چند کہ اس رسالے مین بوجہ اسکے کہ واسطے تفہیم عوام کے تصنیف ہوا ہے کسی قسم کی
عبارت آرائی کہ مخل مقصود ہو نہین کی گئی کہ اوس سے مرتبۂ علیا حضرت مصنف عم
فیضہم کا من حیث جامعیت جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ عربیہ و فارسیہ کے ارباب لیاقت پر ظاہر اور
باہر ہو بلکہ بسا مقامات پر از انجا کہ بنا بر توضیح مطالب نے ہندی کی چندی کی گئی ہے
بہت سے قطرات کلمات ثقیلہ اور مطرات الفاظ کریہہ بمصداق کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی
قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ کے اوس ابر کرم سحاب حکم سے مترشح ہوئے ہین و با این ہمہ وہ لوگ

کہ نقادان سخن اور صرافان نقود علم و فن ہین اور اونکے سینۂ پر صفا کے مقابلے مین آئینہ
مصفا حیران اور حریم دل فیض منزل کے گرد مہر درخشان علم طواف کنان ہے بمضمون
المرء یقیس علی نفسہ کے جہان کہین خار کو دیکھتے ہین گلزار سمجھتے ہین اور اگر اپنی نظر
(ہر انسان اپنے نفس پر قیاس کرتا ہو)
اکسیر اثر کو سنگ بیقدار پر ڈالتے ہین گوہر شاہوار تصور فرماتے ہین جیسا کہ کسی دانشمند
نے کہا ہے ع دیدۂ انصاف چو بینا بود ✤ در شمر دگرچہ کہ مینا بود ✤ بمجرد ملاحظہ دو ہی
تین لفظ کے معلوم کر لینگے کہ زر تحقیق اس صرۂ رسالہ کا من حیث لفظ و مضمون
کے کس مرتبے کو کامل العیار ہے اور مالک اوسکا طلاقت عبارت اور تنقیح مسائل مین
نظیر مالک دینار ہے اور جو لوگ بوزنہ صفت انسان صورت بہائم سیرت ہین کہ اونکو
(ایک بزرگ کا نام ہے)
بسبب جہالت علوم ظاہرہ اور حرمان معارف باطنہ کے نہ تو بصارت ہے اور نہ بصیرت
(خفت) (بینائی چشم) (بینائی دل)
اگر کوئی سحبان ثانی دوم سعدالدین تفتازانی مطول کو مختصر یا مختصر کو مطول کرے بمصداق
ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک ✤ یا بمصداق اس فقرۂ ہندیہ کے ۔ بھینس کے آگے
بین بجائین اور بھینس کھڑی پگرائے ✤ اونکو یہ بھی تمیز نہو گا کہ یہ شخص ناظم ہے یا ناثر عالم ہے
یا شاعر اور اگر وہ صاحب با وجود اون کمالات جہالت اور سفاہت کے جو مذکور ہوئے
صفات ناانصافی اور بداندیشی اور رشک اور حسد سے بھی موصوف ہین پھر تو نور ؑ
علی نور کے مقام پر نار علی نار کہنا چاہیے بندر کیا بلکہ بندر کے بھی پدر ٹھہرے صدف
اور خذف اور گہر اور حجر کو یکسان جانکر پھینکدینگے صحیفۂ اطہر اور ورق شاستر کو برابر
پھاڑ ڈالینگے ۔ اللہ تعالے بے ہنری اور بے لیاقتی سے کہ موافق قول بزرگان
ع ہر آنکہ بے ہنر افتد نظر بعیب کند ✤ کہ موجب عیب جوئی بندگان خدا ہے ہمکو دور
رکھے اور بداندیشی اور بدخواہی سے کہ مولانا سعدی کی دعا ہے بدے چشم بداندیش

کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش درنظر ✤ بد اندیش کی آنکھ کا نشانہ بنجانے کے واسطے
تیر ہدف ہو سبکو مجبور رکھ - حق تو یہ ہو کہ نزدیک اہل انصاف کے یہ رسالہ مسائل چاہ
کا ہیکو ہو چاہ جملہ مسائل چاہ ہو آور چونکہ بلا افراط و تفریط بہ نسبت دوسرے رسائل مسائل چاہ
کے مقام توسط مین واقع ہو لہذا ہر شخص کو اوسکی چاہ ہو بمصداق دریا درون کشتی
کے یہ رسالہ ایک سفینہ ہو کہ مثل بحر رائق اور نہر فائق کے بہت سے دریا وسمین سوجزن
ہین یا بفحواے کشتی درون دریا کے ایک قلزم ہو کہ فلک الفلک وسمین روان اور سفائن
کتب متوافرہ بستہ رسن ہین کا غذ اسکا اگر بحر ابیض ہو تو مداد پُر سواد اسکی بحر اسود سے کم
نہین بین السطور اسکا اگر بین الامواج ہو تو سطور اسکی مثل امواج کے پُر خم نہین - ہر نقطہ
اسکا حباب وار ہوا سے معنی سے معمور ✤ ہر جملہ اسکا صدف صفت گوہر تحقیق سے
گنجور ✤ ہر حرف اسکا دائرہ حرف گیری سے برکنار ✤ ہر نکتہ اسکا خط نکتہ چینی سے نکتہ واز
اس قطرۂ کم مقدار سے احوال اسکے ماخذ یعنی حاشیۂ عربیہ کا جو دریاے ناپید اکنار ہو
معلوم کرنا چاہیے اور اوس دریاے زخار سے مرتبہ اوسکے مصنف کا جو منبع الانہار اور مجمع
البحار ہو مفہوم کرنا چاہیے - ماشاء اللہ چشم بد دور بفحواے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ اوسکے مصنف اسکا افضال ایزد متعال سے بحار بحر رائق اور معدن الحقائق
اور عالمگیری اور قاضیخان اور وقایہ اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور درایہ اور بنایہ
اور غایہ اور فتح القدیر اور ملتقی الابحر پر محیط ہو اور انہار نہر فائق اور مضمرات اور مفتاح
اور قدوری اور مجمع اور مختار اور در مختار اور رد المحتار اور منح الغفار اور طحطاوی
اور مبسوط پر بسیط ہو ✤ سبحان اللہ کیسا مقبول پروردگار جسکے سحاب قلم سے بجاے
قطرات باران کے دُرر غرر افشان ہین جن سے تنویر ابصار صغار و کبار ہو ماشاء اللہ

کیا مشمول الطاف کردگار جس کے دہان معدن بربان سے جواہر آبدار ریزان
ہین جنسے عرائس معانی کا سنگار ہی اور تنہا کتب فقہ پر حاوی نہین ہی بلکہ مواہب رحمن سے
کنز دقائق منطق و معقول جامع رموز ہر علم منقول ہی اگر تہذیب پایدار مسائل فروع تھا
تو علوم اصول کا بھی وہ مصدر تشییع ہی شل رسم اس زمانے کے کتب درسیہ پر اوسکو
اکتفا نہین بلند حوصلگی کی وجہ سے یک علمی کی طرف اوسکو اعتنا نہین ایسا نہین ہی کہ
فقہ پر فقط کرے اور حدیث کو زبان پر نہ لاوے یا حدیث کو ورد زبان کرے اور
فقہ نکات اوسکا قلب مین بجاوے یا فقہ کے متون اربعہ اور حدیث کی صحاح ستہ
سے نظر آگے نہ بڑھا کر احیاء العلوم اور عوارف کا عارف ہو یا علوم ممدوحہ کا حاوی
ہو کر صحبت شیخ کامل مکمل سے واقف ہو بان نجوم ہدایت و درایت متون شیخ کنز و
اوسکے سیاہی دل مین درخشان اور شموس صحاح متوافرہ اور لمعات مصابیح اوسکے مشکوۃ
سینے مین نور افشان ہین اوسکے دل فیض منزل پر اسرار بیضاوی اور معالم اور
مدارک اور تفسیر کبیر اور کشاف مکشوف - اور سینہ پر صفا اوسکا صفات اخلاق عین العلم
اور احیاء العلوم اور عوارف اور تعرف سے موصوف + دقائق الافق المبین میر محمد
و شفا ہے ابن سینا اوسکے ایک اشارہ چشم سے محلول + اور حقائق فصوص اور
فتوحات ابن عربی اوسکی نظر کے روبرو آئینہ مصقول + دوسرے علوم کا مرتبہ
کمال کو ہونا صفات مذکورہ سے مفہوم ہی کیون نہو جناب مولانا و استاذنا مولوی
محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بہ اصل خالصپوری عم فیضہ اوسکا استاد
مخزن العلوم اور حضرت مولانا و مرشدنا مولوی سید محمد عبد السلام صاحب
ہسوی قدس سرہ اوسکا مرشد مخدوم ہی استاد کے مقابلے مین علمائے علوم ظاہرہ

غنچہ وار بستہ دہن ہین آور مرشد کے مواجہے مین عرفاے معارف باطنہ گل کے مانند دریدہ وپیرہن ہین۔ اللہ کی عنایت ہی کہ ایسا استاد کامل صاحب تحقیق ملا کہ اوس نے تمام علوم کو گھول کر پلادیا۔ خدا کی رحمت ہی کہ ایسا مرشد صاحبدل حاصل ہوا کہ اوس نے سینے کو گنجینۂ عرفان بنا دیا + غرض کہ مصنف اس رسالے کا خدا کے فضل سے میدان فارسی کا فارس[1] اور بُلدانِ عربی کا حارس منطق اور معقول مین معلم معسلّم فارابی + منثورا و منظوم مین ظہیر فاریابی + ہمہ دانی مین ہمراز فخر الدین رازی + شیرین زبانی مین مقلد سعدی شیرازی + فصاحت اور بلاغت مین ہمزبان سحبان + طلاقت اور متانت مین ترجمان حسان + وجاہت مین وہ عزیز یوسف ثانی + لیاقت مین خاقان خاقانی ہی + اَللّٰھُمَّ اَدِمْ ظِلَالَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الطّٰلِبِیْنَ قَائِمَۃً وَاَقِمْ فُیُوْضَہٗ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُسْتَرْشِدِیْنَ دَائِمَۃً فقط

## ولہ قطعۂ تاریخ تصنیف کتاب ہذا

شکر یزدان کا کہ ہر دریای رحمت سے یہی
اندنون مین مجمع بحرین علم و عقل نے
کون مجمع یعنی منشی مولوی عبد الغفور
ذات والا ہر میں ہی وہ دریا صفت بحر فیض
کاشف اسرار قرآن واقف ہر حدیث

مخرج آب زمین آرندہ باران ز آسمان
علم کا دریا کیا شرح و قافیہ سے روان
جسکا خامہ ابر نیسان اور زبان دُر فشان
ہی علوم معنوی مین بھی وہ بحر بیکران
فقہ کا شارح ہی اور منطق کا ہی وہ نکتہ دان

سالہ ای اللہ ہمیشہ رکھ سایہ اوسکا طالبون کے سر پر قائم۔ اور قائم رکھ فیض اوسکا رہنمائی چاہنے والون کے قلوب پر دائم۔ الا منشی محمد عبد الحمید بلند شہری

اوسکی ہی تمثیل استقرا اور استقرا قیاس
خاتم علم تصوف کے لیے ہی وہ فصوص
واہ کیا دریا کیا جاری فقیہ دہر نے
قلزم مواج ہی وہ صورت بحر عرب
شرع کا قلزم ہی یہان مخرج ہی غواص عقول
تھا مگر وہ چونکہ از بس لجۂ بحر عمیق
خواہش اخوان موصوفین مستدعی ہوئی
یعنی فصیل چاہ کو تا بیچ ہندی کیجیے
ظلمت دقت سے باہر لائیے نور خضر تے
جب بہایہ فیضان اوسکا سال احسن نے لکھا

منطقی سے پوچھلو تم جاکے یہ از نہان
فص عرفان کے لیے وہ خاتم اشرافیان
شرح مین شرح وقایہ کے پئے نفع جہان
ہی عبارات روان مین سربستہ تازی زبان
اوس سے صد ہا بے بہا در ہا شایان شہان
تھے عقول بعض اخوان اسلیے دامن کشان
کاٹکر دریا سے جاری کیجیے چشمہ یہان
ہو روان بحر عرب سے چشمۂ ہندوستان
چشمۂ حیوان نہان تھا کردیا سب پر عیان

دیکھیے بحر عرب سے ہند کا چشمہ روان
۹۶ یعنی حاشیۂ عربیہ ۱۲ ھ یعنی یہ رسالہ ہندی زبان ۱۲

## خاتمة الطبع

حمد خالق مخلوقات ، و نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
کہ درین ایام فیوض و برکات نسخۂ آب حیات بر طبق اشارت سراپا بشارت متعلقان
نامی و رہین گرامی برادر کلان مصنف فیض رسان جناب منشی محمد عبد السبحان

حفظہما اللہ الرحمٰن عن آفات الزمان و المکان لباس طبع در بر گرفت فقط

## قطعۂ تاریخ طبع رسالۂ آب حیات از تصنیف جناب مولوی وحافظ شیخ عبد الکریم صاحب متخلص بہ ناصح الہ آبادی شاگرد جناب مصنف رسالۂ موصوفہ مدظلہما العالی

عبد رحمٰن خانِ شاکر مالکِ مطبع کہ وہ
ہین خدا کے دوست از بس متقی عالی صفات

جان و مال اپنا فدا کرتے ہین حق کی راہ مین
ہین وہ بیشک خیر خواہ مومنین و مومنات

مصدر اسرار علم و مظہر انوار حلم
خُلق اونکا مشک ہے اور بات ہے قند و نبات

حضرتِ شاکر کو یا رب اسقدر دے سیم و زر
چھاپ دین وہ کل کتب بہر رواج دینیات

صحت و توضیح و خوبی خاص ہے اونکے لیے
صاحبِ تحقیق کو تحقیق ہے یہ سیری بات

ورنہ نا واقف کو صحت اور غلط سب ایک ہے
جیسے نابینا کو یکسان دن ہے اور تاریک رات

یا الٰہی دوسرون کو بھی تو یہ توفیق دے
تا کتابین اونکی بھی صحت مین ہون مستحسنات

خوب چھاپی ہین کتابین خانِ والاشان نے
واسطے ترویج دین کے مغتنم ہے اونکی ذات

چھپ گیا جب یہ رسالہ علم دینی کا صحیح
فکر کر تاریخ کی ناصح کہ ہو تیری نجات

سال اسکے طبع کا تو مصرع کامل مین لکھ
تا صحابے آج پتھر سے بہا آبِ حیات
۱۳۰۱ ہجری

تمت تمت ورحمۃ اللہ قد عمت

## قطعهٔ تاریخ طبع آب حیات از مترشحات خامهٔ علامهٔ جامع الکمالات مجمع الافاضات آبرو بخش گوہر سخندانی قلزم جواہر تازہ معانی عالم نامی فاضل گرامی مولانا محمد عبد العلی مدراسی مصحح مطبع نظامی

چہ خوش چشمہ سر بر زد از سنگ مطبع — کزو شد روان چشمہای افاضت
چہ چشمہ کہ نامند آب حیاتش — مصفا چو آئینہ با صد لطافت
چہ آئینہ صورت نمائے معانی — چہ معنی کہ دارد بیان از طہارت
مجلّے بتنقیح و تصحیح کامل — مجلّے با نوار حسن کتابت
نہان آب حیوان روان در سیاہی — عیان موج معنی ز بحر عبارت
خطش بر خط نو خطان خط کشیدہ — کہ در حسن خط بردہ گوی ملاحت
ز ہر لفظ و معنی او مے تراود — متانت سلاست فصاحت بلاغت
بلے این ہمہ مدح و وصف مصنف — کند بر کمال مصنف دلالت
نہالا کہ این آب و رنگ از نہال ست — کزو بار ور شد نہال ہدایت
نہال آنکہ عبد الغفور ست نامش — کہ نامش از و گشتہ نخل فقاہت
ہمین چشمہ رفیض از و یافت آبے — چو ماہے کہ از خور گرفت استنارت
زند جوش ہا بحر مواج طبعش — ز تفسیر و فقہ و حدیث و روایت
زہی حق نمائی کہ بس گمرہان را — برآوردہ از تیرہ چاہ ضلالت
کسے کو بابطال حق سر برآرد — زپا خود فتد در مغاک بطالت
چہ گویم ز حق گوئے او کہ الحق — دہد حرف تلخش مذاق حلاوت
قضایای مشکل کہ در وی نظر ہست — کند سہل در یک نظر بالبداہت

خداداد ش این وصفهای گرامی — شرافت نجابت ولایت کرامت
خشوع و خضوع و خلوص و تواضع — خوش اخلاقی و بذل و جود و سخاوت
تصوف تشرع تقدس تورع — دیانت امانت ریاضت عبادت
تفقه تبحر تفرس تدبر — سخن سنجی و حفظ و فهم و ذکاوت
فقیر ست در گنج الفقر فخری — ولیکن بود شاهِ گنجِ قناعت
ز فیضش بود عالمی فیضیابی — کسی کو کند زین کتاب استفاضت
جهان گوهرِ نفع گیرد ز بحرش — مگر منکران غرقِ آبِ خسارت
شود ناظرش سرخ رو چون گلِ تر — بود منکرش زرد رو از ندامت
الهی ازین چشمهٔ فیضِ جاری — کنی تر زبان خلق را تا قیامت
غرض چون شد این نسخهٔ پر فوائد — مکمل بتکمیلِ زیبا صناعت
فروغ این چنین سالِ طبعش رقم زد — که شد طبع آبِ حیات افادت

ایضاً چکیدهٔ خامهٔ بندهٔ اثیم محمد عبد الحکیم کاتب این کتاب عفا عنه الوهاب

باآب و رنگِ طبع چه گل کرد این کتاب — گلدسته که تازه شد از آبشارِ فیض
از فیضِ این لیاقتِ کتابت چه گوییت — گوئی که بود خامه ام از شاخسارِ فیض
بودم بفکرِ سال که تاریخ او کشید — از کلکِ زرفشانِ من ابرِ بهارِ فیض

وجه مهر و دستخط

برای سند این معنی که کتاب هذا المطبوع مطبع نظامی ست مهر و دستخط مهتمم بر خاتمه ثبت گردید

محمد عبد الرحمن

# جدول تصحیح اغلاط آب حیات

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۶ | ۶ | مہام | مھام |
| ۳۴ | ۱۶ | نجاست | کراہت |
| ۴۱ | حاشیہ | مانی | [illegible] |
| " | ۹ | شہو | شہوہ |
| ۵۳ | ۱۹ حاشیہ | نقسہ | نقطہ |
| ۵۵ | ۱۵ | وساحل | نہ ساحل |
| ۶۰ | ۱۰ حاشیہ | مدرس | قدرس |
| ۶۰ | ۳ | آوارہ | آوازہ |
| " | [illegible] | ہوتی | ہوتیں |
| ۶۷ | ۱۲ حاشیہ | مربع | سریع |
| ۷۱ | ۹ | دقت | واقف |